

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تالابعدی اول قول خود را در این کتاب در تمام کتابهای



صحت این کتاب را تمام کتابهای خود را در تمام کتابهای

مطالع القلوب و طالع القلوب

عظمیٰ محمدانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ

بہشت غلہ و بہشت جرج و شش جہانچرخس چار ارکان سہ رواح و دو کونایت خدا

اما بعد سید ابوالحسن بن سید مہدی عرض کرتا ہے کہ نام اس رسالہ کا رسالہ مقناطیس القلوب ہو کیونکہ اس سالہ میں بیان ایسے اعداد کا کیا جاتا ہے کہ جو ایک دوسرے کے عاشق ہیں اور محبت بین الیقین والعتیقین کے واسطے پڑتا ہے اور سر بیع الاثر ہیں کہ ان کو اعداد متحابہ کہتے ہیں اور امام اکبر علیہ السلام نے ان اعداد کا نام مقناطیس القلوب رکھا ہے اس لیے کہ جب قوت جادہ جبر مقناطیس کو ساتھ مدید کہے ویسے ہی قوت جادہ بیت اعداد متحابہ کو آپس میں ہے اس دعوے کو بدلیل ثابت کیا ہے جیسا کہ بیان ہو گا اور اب تک اعداد متحابہ کے بیان میں کسی نے کوئی رسالہ جدا گانہ تحریر نہیں کیا ہے محققین نے جو کچھ اس باب میں لکھا ہے مختصر طور پر لکھا ہے اور اس کے اسرار خفیہ کو

اشکار نہیں کیا ہوتا کہ ہر کس و ناکس اس مطلب جلیل القدر پر قادر نہ ہو سکے کیونکہ اگر شوخ
طبیعتان مجنوں حصال و عاشق مزاجان نسر باد مثال طلاوت و شیرازی سے
اسکے ذائقہ پاوین اور طریقہ کار پہلہ لہزی سے اس کے واقعہ ہو جاوین
تو جیسے مستون کے ہاتھ میں تلوار میں تین سے

اگر تیغ بدست مست مست از دہر سو نہ بیند نیک بدر

تیس چونکہ اہل بصیرت سے اس محدثہ مطلب کو عزیز تر از جان جانکر مثل مجاہد کے
سات پر دون میں بھی و محبت کر کے رکھا ہے کہ نیک طبیعتان و شیرازی دوست
طبیعتان باوقیر بھی نظارہ حسن و جمال باکمال سے اس کے محروم تھے لہذا اس
حقیر نے اس مطلب عظیم الشان کو کتب معبرہ سے مثل مشکوٰۃ شریف و جامع الدین طبری
و معدوات میرات و امداد و اطلاق جلالی و کشفات و ملاحات القون و معارج
الغالبات کے بسی طبع استخراج کر کے بعنوان مناسبین چند اوراق میں جمع کیا
اور جو مجاہدات و محارمات جمال عظیم الشان پر اس مطالب علیہ و مضامین ضمیمہ
تھے باستقواب پر حروان سب مجاہدات کا اضافہ کیا اور بالکل کشف استار کرنا
مناسب نہ تھا کیونکہ اسے ماقلان و بیچکچہ نہیں نکند و کشف و خسار ناز میں بکھند
مگر باز ہم اکثر مقامات میں تفصیل و جمال کی لپی اور گوہر مضامین پرستہ تحریر میں پر دست
گئے کہ ہر کہ دریافت دریافت پس جو صاحب علم و فہم کہ اس مطلب پر قادر ہو جائے
انکی خدمت میں التماس یہ ہے کہ اس امر کو امور نامہ و سرور و مدین صرفت فرماوین اور
متابعہ بعض امارہ میں زکۃ اٹھا دین کہ ان النفس الامارۃ بالتوہد کیونکہ جو
لوگ سرایر فیہ مطلع ہو جاتے ہیں انکے ہاتھ سے کار ہلے نمایاں اس من کے طلبہ
میں آتے ہیں اور اس باب میں یعنی کتاب میں لائیں و تابعہ میں ان شخصین کے
لیے جزاء علم و علم نجوم و علم وفق اعداد کا جاتا ہے کیونکہ کتاب تابعہ میں لائیں

محمد اجمل انصاری مونا تھ بھجن یوپی انڈیا

دو طرح سے ہوتا ہے ایک تو خلقی ہے کہ بسبب طالع ولادت ان دونوں کے محبت یا بھی ہوتی ہے تو بحسب قلت و کثرت دلائل کے کمی بیشی علت کی رہتی ہے جیسا کہ محقق طوسی رح نے شرح ثمرۃ الکف بظمیموس میں لکھا ہے اور اس قسم کی محبت کبھی مبدل بعد اوت بھی ہو جاتی ہے کہ بحسب گردش فلکی کسی سال اگر طالع سال ان دونوں کا مخالفت ایک دوسرے کے آتا ہے تو مخالفت پیدا ہو جاتی ہے اور اگر دو چار برس تک طالع سال ان دونوں کا مخالفت ایک دوسرے کے آتا ہے تو دو چار برس تک مخالفت رہتی ہے بعد اسکے جب طالع سال دونوں کا موافق آتا ہے تو پھر موافقت ہو جاتی ہے اور قلت و کثرت مخالفت کی موافقت کی بحسب قلت و کثرت دلائل کے رہتی ہے دوسرے یہ کہ محبت و عداوت درمیاں دو شخصوں کے بسبب علیات و تعویذات و مہات کے پیدا ہو جاتی ہے اگر جہ خلق ہو اور اگر بعض دلائل خلقی بھی محبت کے موجب ہوں کہ ان دونوں میں عداوت نہ ہو بلکہ کسی قدر اتفاق ہو اس مقام پر علیات و تعویذات محبت کے کہ باو اب شرائط کیے گئے ہوں سریع التاثر ہو جاتے ہیں اور اگر ان دونوں میں عداوت یا بھی ہو تو بھی تاثر محبت ہو گا مگر کم و بد شواری پس تا وقتیکہ ان دونوں کا مجموعہ اثر دشمنی سے واقف ہو علیات و تعویذات و مہات سے ان میں تاثر نہ ہو اور امر محال ہے مگر استعمال کرتے ہیں اعدا و متحابہ کی اسلحہ بخوبی شرانہین ہے ہاں اگر تحریر نفوس اس اعدا و متحابہ میں رعایت او ضلع بخوبی کیجائے تا کہ تمام و فائدہ تام بخشے گا جیسا کہ بیاں ہو گا ایک اصل مرتب کیا گیا یہ رسالہ اوپر ایک مقام سے اور دو مقصدا و رعایت کے

۱۔ مقصدا دل مشتعل اوپر جاریا بون کے
۲۔ فصل سیلی تو نیت اعدا و متحابہ میں

۱۔ مقصدا کسر اقسام عدا و میں
۲۔ باب پہلا متعل اوپر تین فصلوں کے

محمد عمران اعظم بدایہ

مثلاً چھ سو کے جمع اجزائے صحیح سبط اسکے مساوی اسکے ہیں کیونکہ نصف اس کا تین
ہے اور ثلث اس کا دو ہے اور سدس اس کا ایک ہے پس مجموع نصف و ثلث و سدس
چھ ہوتے ہیں کہ مساوی اور میں اصل حد ہے اور اگر اجزائے صحیح سبط اسکے
کم ہوں اصل حد سے اسکو حد ناقص کہتے ہیں مثلاً آٹھ کے کما کر اے صحیح سبط اسکے
اس سے کم ہیں کیونکہ نصف اس کا چار ہیں اور ربع اس کا دو اور سدس اس کا ایک پس
مجموع نصف و ربع و سدس سات ہوتے ہیں کہ کم ہیں اصل حد سے اسی طرح سات
اور نو اور دس اور چودہ اور سولہ اور بائیس کہ انکے بھی اجزاء اصل حد سے کم ہیں انکو
حد ناقص کہتے ہیں اور اگر اجزائے صحیح سبط اسکے زیادہ ہوں اصل سے اس کو
حد زائد کہتے ہیں مثلاً بارہ کے کہ جمع اجزاء اس کے اس سے زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ
نصف اس کا چھ ہیں اور ثلث اس کا چار ہیں اور ربع اس کا تین ہیں اور سدس
اس کا دو ہیں اور بارہ جو ان کے مساوی ہے کہ یہ سب کسور ملا کے سولہ ہوتے ہیں کہ زیادہ
ہیں اصل حد سے پس مبلغ اجزائے عادہ ہر ایک کا ان قسام ثلث میں سے روح اور
مشوق اور باطن اور سر اور مزاج اسکا ہر پس حد تمام ماضی ایسے مرتبہ کا ہوا اور حد
زائد ماضی اس مرتبہ زائد کا ہو کہ جو مبلغ اجزاء اسکے کا ہو اور حد ناقص ماضی ہوں
مرتبہ ناقص کا ہو کہ جو مجموع اجزاء ان کا ہو اور حدیں متعین ماضی ایک دوسرے
کے ہیں جیسا کہ آٹھ کا قاعدہ در بیان حدین متعین و متعادلین متوفقین متعینین بعد
اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جو حد فرض کے جاوین در میان کے چار نسبتوں میں سے
کسی نسبت کا پایا جانا ضروری قائل و متقبل و توافق و تباہ ہیں جو وہ حد کہ آپس میں
مساوی ہوں مثل دو اور دو یا چار اور چار کہ متعادل ہیں اور اگر مساوی نہ ہوں بلکہ ایک
قل ہو اور ایک کثر ہو قائل اگر اس اکثر کو فنا کر دے مثل چار اور آٹھ کے یا دو اور آٹھ یا
میل اور سو کے وہ متعادل ہیں یعنی نہیں نسبت متعادل کی ہو اور اگر قائل ان دونوں کا

ہیں باب میں تین فصلیں ہیں فصل پہلی تعریف و معرفت عدد میں متجاہین
میں۔ واضح ہو کہ عدد میں متجاہین وہ دو عدد ہیں کہ ان میں سے ایک زائد
ہو اور ایک ناقص اور اجزاء سے صحیحہ سبطہ ہر ایک کے میں عدد دیگر ہو جائیں
یعنی اجزاء عدد زائد کے میں عدد ناقص ہو جائیں اور اجزاء عدد ناقص کے
میں عدد زائد ہو جائیں مثل اعداد رتک اور نزل کے کہ اعداد باطن ہر ایک کے
میں عدد دیگر ہو جاتے ہیں یعنی دو سو بیس کے کسور مجموعی دو سو چوراسی ہوتے
ہیں اور دو سو چوراسی کے جمیع اجزاء دو سو بیس ہو جاتے ہیں

مثل اعداد زائد پہلے محب ۲۲۰ مثل عدد ناقص بخت محبوب ۲۸۳

صفت ۱۱ نصف ۱۴۲

۵۵ رتک ۷۱

۲۴ مزد ہفتاد و یکم ۳

۲۲ جزو عدد و چل و دوم ۲

۱۱ جزو عدد و شاد و چارم ۱

۲۰ مجموع این کسور ۲۲۰

۱۰ انہیں سے ۲۸۳ عدد عطارہ کے ہیں

۵ اور ۲۲ عدد زہرہ کے کیونکہ عدد زہرہ

۳ ۲۱۷۵ ہیں و صرف بلا تکرار اس کے تین ہیں

۲ پس تین اور ملاویئے ۲۲۰ ہو سے اور

۱ عطارہ و زہرہ میں دوستی با نہیں ہے

۲۸۳ ہر جیسا کہ مقصد و بین تفصیل بیان

ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ میرا تہ و اما علیہ الرحمہ کے کتاب جذوات کے

جذوہ عاتر من لکھا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ امام اہلک انطاطون الہی نے استقراء
 خواص اعداد متحابہ میں تو غل بالغ کیا ہے کہ یہ دونوں عدد ماہم متجاذب و عاشق
 و بہت یکدیگر متواجہ و متعارف ہیں اور عددین متحابہ عبارت ان دو عدد
 زائد و ناقص سے ہے کہ مبلغ اجزاء زائد مساوی ناقص و مبلغ اجزاء ناقص
 مساوی زائد ہوتے ہیں مثل ۲۲۰ و ۲۸۴ کے کہ ابتدا عددین متحابہ کے نہیں ہے
 ہے اور اس سے کم میں استخراج اعداد متحابہ کا ممکن نہیں ہاں اس سے
 زیادہ میں بھی ممکن ہے مثل ۲۲۰ و ۲۲۹ کے کہ یہ مرتبہ دوم اعداد متحابہ کا
 ہے اور مثل ۲۲۹ و ۱۸۴ کے کہ یہ مرتبہ سوم اعداد متحابہ کا ہے جیسا کہ تفصیل
 بیان ہو گا اور چونکہ مقدمہ میں ذکر ہوا کہ عدد زائد عاشق اس مرتبہ زائدہ کا ہے کہ
 جو مبلغ اجزاء اس کے کا ہے مثل ۲۲۰ کے کہ جمع اجزاء مجموعہ اسکے ۲۸۴ ہوتے
 ہیں پس ۲۲۰ عاشق ۲۸۴ کے اور عدد ناقص عاشق اس مرتبہ ناقصہ کا ہے کہ جو مجموعہ
 اجزاء اس کے کا ہے مثل ۲۸۴ کے کہ مجموعہ کسور مجموعہ اسکے
 ۲۲ ہوتے ہیں پس ۲۸۴ عاشق ہیں ۲۲ کے پس بدلیل ثابت
 ہوا کہ یہ دونوں عدد زائد و ناقص ایک دوسرے سے
 مستخرج و مشتق ہیں اور باہم ایک دوسرے کے عاشق ہیں اسی
 وجہ سے ایسے اعداد کا نام اعداد متحابہ رکھا گیا اور واضح ہو کہ مجموعہ
 سولہ مرتبوں کا برتوالی طبعی ۲۲ سے ۳۹ تک ان دونوں عددین
 متحابہ میں پر مشتمل ہیں کہ آخر مرتبہ اول کے یعنی اکتیس تک
 مجموعہ ان کا ۲۲۰ ہوتے ہیں کہ عدد زائد اور منسوب محبوب
 سے ہے اور آخر مرتبہ آخر کے یعنی ۳۹ سے ۳۹ تک مجموعہ
 ان کا ۲۸۴ ہوتے ہیں کہ عدد و ناقص و منسوب محب سے ہوتا ہے بالکس

جیسا کہ فاضل دوانی ملا جلالی الدین نے رسالہ انموذج العلوم میں توہم کیا ہے
 اور اقلاطون نے ان اعداد کا نام مقائیس القلوب لکھا ہے اور کسی نے اصحاب
 ذوق میں سے ذکر کیا ہے کہ جاوید مقائیس کے ساتھ حدید کی ہر جہت سے
 ہو سکتی ہے کہ نسبت ان کے مزاج کی مشابہ ہوگی کسی عدد سے انواع اعداد
 ستاہ میں سے کہ مزاج ماذب کا مشابہ عدد و زائد کے اور مزاج متجدد کا مشابہ
 عدد ناقص کے ہوگا اور شیخ بہاؤ الدین عاملی نے جلد ثانی کشکول میں لکھا ہے کہ
 شیخ الرئیس نے ایک سالہ عشق میں تصنیف کیا ہر اس جن لکھا ہے کہ ان العنق
 سائر فی المحدثات والمفکرات والعصریات والمعدنیات والسماتات
 والحیوانات حی ان اسباب البیاضی قالوا فی الاعداد المتجانس
 استمد رکوا ذلک علی اقلیدس قالوا فاتر ذلک ولحدیثہ بھی بدستیکہ عشق جاری
 و غیرات میں و ملکات میں عنصریات میں اور معدنیات میں اور نباتات میں اور
 حیوانات میں یہاں تک کہ رباب بیاضی قائل ہوئے ہیں اور اعداد متجانس میں ہوا اور
 استمد رک کیا انہوں نے ہی عشق اعداد متجانس کو بعد اقلیدس کے اور کہا انہوں نے قلم کیا
 ان طلب تکثر بہ یا اواسنہ ہکونوت کیا اور ذکر نہیں کیا افضل و سمری تاثیر
 و طریق استعمال اعداد متجانسین اخلاق جلالی میں ملا جلال الدین محقق دوانی سے
 لکھا ہے کہ عشق معانی کا مبداء تناسب و مافی ہے اور یہ عشق جس میں اہل ہو میں ہے
 بلکہ فنون فننا ہے ہر کیونکہ طباغ لطیفہ کو ساتھ صورت طریفہ کے بحسب کم الجنس
 میں اہل الحدیث و حبیب طہ فہم و اصل و میل عظیم ہوتا ہوا اور حکمت میں ثابت ہو چکا
 ہو کہ بقدر مزاج اعدل ہو گا یعنی قریب تر باعتدال ہو گا اور ساتھ و عدت حقیقی
 کے اقرب و میل اس حال میں جو صورت یا نقش کہ اس مزاج پر مرتب ہو گا وہ
 اکمل و افضل ہو گا اور ہوتا ہے غریب اور و فی اعداد کے مرتب ہونے میں

وہ بھی اسی قبیل سے ہیں پس حقیقت کہ سبب اعتدال مطلق کے کوئی شخص الطف و شرف
 ہوگا اسی قدر میلان نفس میں کا طرف صورت اسے سینہ و شعاثل کریمہ و نعمات
 ربیمہ کے قوی تر ہوگا پس جب نہال کمال دونوں کا ایک ہی ہوا میں سرور لائے
 اور وجہ اعتدال دونوں کا ایک ہی منبع سے سیراب ہوتا ہے میلان طبیعت ساتھ
 افتاد ہونے کے ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہی حقیقت محبت کی ہے پس جب یہ دونوں
 نسبت میں شریف و متطہرین ظاہر ہوئیں تو یکم اختلاف ہتعداد و خصوصیات قبول کے
 ہر نئیہ ایک میں بوجہ اتم و اعلیٰ اور دوسرے میں نقص و ادنیٰ ہوگا پس عاشقیت
 از طرف نقصان ظہور کرتی ہے اور معشوقیت از طرف کمال جلوہ دکھائی دیتی ہے
 خصوصیت و قابلیت جسمین کم ہوتی ہے وہ عاشق ہو جاتا ہے جس میں کمال ہوتی ہے
 وہ معشوق بنتا ہے اور رادل ہتعداد کے خفا و ہتھا کرتا ہے اور ثانی نقصانے
 جلا و بقا لہذا حکما نے درباب اعداد متقابلہ کہا ہے کہ اگر اتفاق ہو جائے درمیان
 دو شخصوں کے اس امر کا کہ از جسم ماکولات یا لمبوسات یا مشروبات وغیرہ کے
 کہ ایک ایک شے کا استعمال کریں کہ اعداد ان دونوں کے فیما بین کتاب
 رکھے ہوں سیر مدار و مت کریں تو البتہ درمیان میں دونوں کے الطف و محبت
 پیدا ہو جائے گی نیز طبع کہ عدد ماکول کثر لفظ رشتہ کا استعمال محب و طالب
 میں ہے اور عدد ماکول خیر لفظ رت ۲۰ کا استعمال محبوب و مطلوب میں ہے
 اگر یہ امر نہ ہو سکے تو چاہیے کہ وفق عددین متقابلین سے ایک ایک نقش بطور ترکیب
 کر کے اپنے پاس رکھیں اور نقش عدد ناقص لفظ رشتہ کا واسطے محب کے ہے
 اور عدد و زائد لفظ رت ۲۰ کا واسطے محبوب کے ہے تو البتہ درمیان میں دونوں
 کے محبت و ایثار حاصل ہوگا اور یہ عشق شعار حکما سے المبین کا ہے اور
 شمس المعارف کا کہ اگر عددین متقابلین کو گاہ میں اس وقت کہ جب

زہرہ بری جو ٹوس سے اور متصل ہو سو دسے اور طالع خانہ سے زہرہ میں سے
 برج میزان یا ثور ہو پس اگر شمس بھی برج ثور میں ہو تو خوب ہے اور اگر زہرہ کو
 ساتھ برج کے نظر نمود ہو بنظر ثلث یا سدیس خوب تر ہے پس شوق لکھ کر اپنے
 پاس رکھیں تو محبت و الفت پیدا ہوگی اور چونکہ عشق فعل زہرہ مربع ہے کہ بہت
 اہل زہرہ سے ہوتی ہے اور انتہا مربع سے کما اول میں الفت و استحسان ہوتا ہے اور آخر
 میں اتراق غلاط و تشویش و مضطرباں سی سببے ابواب تیجات میں شرکت ہر دو مربع
 شرط کا حاصل عددین بتما میں کہ یہی مناسب عاشقیت و معشوقیت کی پہل ہوا
 ایک دوسری طرف متعارف متجاذب ہیں کہ جن شخصوں کی پاس نقش این و نو نکا ہو یا یہ دونوں
 عدد کسی شے مالکات وغیرہ میں مستقل ہیں تو ان دونوں شخصوں میں ملج عاشقیت و
 معشوقیت کا پیدا ہوتا ہے اور ایک دوسرے کی طرف مائل و رغبت رہتی ہیں
 مسطرع کہ سیاب ساتھ ذہب کے اور جبر مقناطیس ساتھ عدید کے اور کمر یا ساتھ گاہ کے
 کہ سیاب ہی حکم عاشق و معشوق کا دیکھتے ہیں کہ بغیر حایق اور مانع اور جدا کرنے والے کے
 از ہم جدا نہیں ہوتے ہیں فصل تیسری خصوص اعداد متجاہدہ میں مفاتیح الغالیق میں
 ہے کہ اگر عرف و لہ اسم طالب مطلب سے اور عرف آخر ہی لہ دونوں
 اسموں میں سے لیکر یا ہم امتزاج دیکر لکھیں کہ وہی اس کا سبب طرف سے
 برابر آوے اور عدد معروف کو بھی پشت لوح پر موقوف کر کے معد اعداد متجاہدہ لکھیں
 تو الفت بنیامین فائدہ کثیر دے گا مگر یہ شرط ہے کہ عدد ہم ط و صط ملاحظہ کریں کہ
 ناب کون ہے اور مغلوب کون پس جس کے عدد مغلوب ہوں اس پر عدد متجاہد
 زائد کو صفا کریں اور جس کے عدد غالب ہے ان اس پر عدد متجاہد ناقص
 کو اضافہ کریں تو محبت بنیامین تاثیر تام و فائدہ مستام دے گا اور اس میں
 ملاحظہ غالب مغلوب کا چاہیے نہ طالب و مطلوب کا کیونکہ ہو سکتا ہے

ملاحظہ فرمائیں کہ اگر کسی شخص کی طرف سے رغبت ہو تو اس شخص کے اسم و عرف و لہ اسم طالب مطلب سے اور عرف آخر ہی لہ دونوں اسموں میں سے لیکر یا ہم امتزاج دیکر لکھیں کہ وہی اس کا سبب طرف سے برابر آوے اور عدد معروف کو بھی پشت لوح پر موقوف کر کے معد اعداد متجاہدہ لکھیں تو الفت بنیامین فائدہ کثیر دے گا مگر یہ شرط ہے کہ عدد ہم ط و صط ملاحظہ کریں کہ ناب کون ہے اور مغلوب کون پس جس کے عدد مغلوب ہوں اس پر عدد متجاہد زائد کو صفا کریں اور جس کے عدد غالب ہے ان اس پر عدد متجاہد ناقص کو اضافہ کریں تو محبت بنیامین تاثیر تام و فائدہ مستام دے گا اور اس میں ملاحظہ غالب مغلوب کا چاہیے نہ طالب و مطلوب کا کیونکہ ہو سکتا ہے

تب نمیک آنگار جب بطریق ثمر نقش مربع لکھیں گے یہ موفق ہو کہ وفق ہر نقش کا

۲۳	۳۴	۳۷	۳۱
۳۵	۳۰	۲۵	۳۶
۲۹	۳۲	۳۹	۲۶
۳۸	۲۷	۲۸	۳۳

ہیں اس میں ۳۰ طرح کیے باقی ۹۶ رہے ہنگار بیج
جلا کسر ۱۲ ہیں پس ۲۳ کو خانہ اول میں لکھو اور
ایک ایک عدد کے ہر خانہ میں نقش کو تمام کیا
پس اب جسطرف سے کماں مربع کو شمار کریں

مرشایا طول یا قطر اوہی اہل عدد ۱۲۶ محل ہوں گے اور خواص ہیں لوح سے
یعنی کہ جب کتاب شرف میں جو ایک نگینہ مربع طلانی یا نقری یا نیلی ورا عدد متحابہ کو
مربع میں موفق نقش کریں پس اگر اس قائم کو پانی میں یا گلاب میں یا تربت میں لکھیں
اور دھپانی ان لوگوں کو پلائیں کہ مشکو آپس میں خصومت ہو محبت باہمی انہیں پیدا
ہوگی ایضا اگر وہ حبیبہ و عدد مال کو بیچ کر کے خرفہ زرقا پر موفق کر کے لکھیں
اور قبیلہ کے جلائین پس ہا کہ سہلی جان پر پیکرین وہاں پر فتنہ و شر پیدا ہو گا
ایضا اگر اسی عدد کو کہ ذکر ہوا روز آخر ماہ یعنی ۲۹ کو کہ باصطلاح اہل این فن وہ
روز خارجہ عمل غام پر لکھیں اور اس پانی میں ڈوبیں کہ حسین آننگر لوی کو گرم کر کے
ڈوبتا ہے یا اس پانی میں کہ جو حمام سے باہر نکلتا ہے یا وہ کہ حسین رنگیرغہ کپڑے کو
رنگ کے ہاتھ اپنے دھو تا ہے پس اگر اس پانی کو درمیان کسی جماعت کے
پھونکین البتہ وہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور ایام فارغہ اور ایام طمانہ کو نزدیک
اس گروہ کے اعتبار تمام و کیا ایک اصطلاح وہ طریقہ مادر ہے کہ اعمال جمالی کو ایام
طمانہ میں کرتے ہیں اور اعمال جلالی کو ایام فارغہ میں پس او ۲ و ۳ و ۴ و ۵ ایام
فارغہ میں اور ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ ایام طمانہ میں اور ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶
۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

انوفج موفق لکھی جاتی ہیں تاکہ بتدی کو عمل کرنا اس پر آسان ہو جائے اور یہ الواح
اساد و متحابین باسٹم محمود محمد مط بطرز جناس مرقوم ہوتے ہیں
لوح اول اعداد متحابہ محمود محمد مط ہے شرح اس لوح کی ہے کہ وفق اسکا

۱۰۴۱۰ میں کیونکہ مجموع اعداد محمود محمد

کے ۱۹۰ میں پس عددین متحابین

سے عدد زائد ۲۲۰- اس کے ساتھ

ملا دیئے ۴۱۰ ہوئے پس جمع اس دین

۴۰	۲۲۰	۹۲	۵۸
۹۴	۹۶	۴۲	۲۱۸
۵۴	۸۸	۲۲۴	۲۴
۲۲۲	۴۶	۵۲	۹۰

یعنی ۴۱۰ میں سے ۲۵۰ طرح کئے باقی ۱۶۰ رہے اسکا ربع بلا کسر ۴۰ میں پس ۴۰ کو خانہ

اول خانہ آتشی میں لکھا اور باضافہ دو دور عدد کے ایک دور یعنی چار خانہ پر کئے

پہر ابتدا سے دو دور دوم یعنی خانہ پانزدہم میں ۵۲ اور باضافہ دو دور عدد کا ۱۰۰

بھی پر کیا پہر ابتدا سے دو دور سوم یعنی دہم میں ۸۸ لکھے اور باضافہ دو دور

کے یہ دور بھی پر کیا پہر ابتدا سے دو چارم یعنی خانہ ہشتم میں ۲۱۸ لکھے

اور باضافہ دو دور کے یہ بھی پر کیا پس جس طرف سے کہ اسل میں کہ

یا طولا یا قطر استمار کریں وہی اسل عدد ۴۱۰ میں محل ہوں

لوح دوم اعداد متحابہ محمود محمد مط ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا

۴۴۴۱۰ میں کیونکہ مجموع اعداد محمود دو

محمد کے ۱۹۰ میں پس عددین متحابین

میں سے عدد ناقص ۴۸۴ اس کے

ساتھ ملا دیئے ۴۴۴ ہوئے پس

۴۸	۲۸۴	۹۸	۴۴
۱۰۰	۴۲	۵۰	۲۸۲
۴۰	۹۴	۲۸۸	۵۲
۲۸۶	۵۴	۳۸	۹۶

جمع العددین یعنی ۴۴۴ میں سے ۳۲۲ طرح کئے باقی ۱۲۲ رہے اسکا ربع بلا کسر

۳۸ میں پس ۳۸ کو خانہ پانزدہم میں کہ خانہ آبی ہے اور واسطے عشق و راز ان

اوجہب معشوق کے معین ہے لکھا پس باضافہ دودو عدد کے ایکسٹ وری کیا پھر
ابتدائے دور دوم یعنی خانہ دہم میں ۹۴ لکھے اور باضافہ دودو عدد کے پچارخانہ
میں پکے پیرا بتدائے دور سوم یعنی خانہ ہشتم میں ۲۸۲ لکھے اور باضافہ دودو کے
پچارخانہ میں پکے پیرا بتدائے دور چہارم یعنی خانہ اول میں ۳۸ لکھے اور باضافہ
دودو کے نقش تمام کیا پس بسطرت سے کاس مریج کو عرضا یا طولاً یا قطر اشار کریں
وہی اصل عدد ۴۷۳ حاصل ہون گے

لوح سوم اعداد متحابہ باسم محمود طعمہ مط یہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح میں ۲۲۰ عدد

زائد خانہ دوم میں ۲۸۲ عدد ناقص خانہ سوم میں
آگے ہیں دفعی ہکا ۶۹۴ ہیں کیونکہ مجموع
اعداد محمود محمد کے ۱۸۰ ہیں اسکے ساتھ عدد متحابہ میں
۲۲۰ و ۸۴ دونوں ملا دیجئے جمع اعداد ۶۹۴ ہو گئے
زمین سے ۳۵ طرح کے ماتی ۳۴۴ رہے ہکا

۹۲	۲۸۴	۲۲۰	۹۸
۹۱۸	۱۰۰	۹۰	۲۸۶
۱۰۲	۲۲۴	۲۸۰	۸۸
۲۸۲	۸۶	۱۰۴	۲۲۲

بیج بلا کسر ۸۶ ہیں ۸۶ کو خانہ دہم میں لکھا اور باضافہ دودو عدد کیہ دور اول پر کیا پھر
ابتدائے دور دوم یعنی خانہ دہم میں ۲۸۰ لکھے اور باضافہ دودو کیہ دور دوم میں پکے
پیرا بتدائے دور سوم یعنی خانہ ہشتم میں ۲۱۸ لکھے اور باضافہ دودو کیہ دور سوم میں پکے
پیرا بتدائے دور چہارم یعنی خانہ اول میں ۹۸ لکھے اور باضافہ دودو کیہ دور چہارم میں پکے
بسطرت سے کاس مریج کو طولاً یا عرضاً یا قطر اشار کریں وہی اصل عدد ۶۹۴ حاصل ہو گئے

لوح چہارم اعداد متحابہ باسم محمود طعمہ مط یہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح میں

۲۸۴ عدد ناقص خانہ دوم میں ۲۲۰
عدد زائد خانہ سوم میں آگے ہیں اور
دفعی ہکا ۶۹۴ ہیں اس میں سے

۵۳	۲۲۰	۲۸۴	۹۲
۲۸۲	۵۴	۵۱	۲۲۲
۹۶	۲۸۸	۲۱۶	۳۶
۲۲۸	۴۷	۹۸	۲۸۶

۳۶۱ طرح کے باقی ۱۸۸ ہے اس کا بیج بلا کسر ۴۴۰ میں پس ۴۴۰ کو خانہ پانزدہم میں لکھا اور
 باضافہ دودھ کے یہ چار خانہ پرکے پر ابتدا سے دور دوم میں ۲۱۶ لکھا اور باضافہ دودھ کے
 یہ چار خانہ بھی پرکے پر ابتدا سے دور سوم میں ۲۸۲ لکھے اور باضافہ دودھ کے چار خانہ بھی
 پرکے پر ابتدا سے دور چارم میں ۹۲ لکھا اور باضافہ دودھ کے چار خانہ بھی پرکے پر ابتدا سے دور
 اس مربع کو طو لیا عرض یا قطر اشار کریں وہی اصل عدد ۶۴۹ قابل ہوں گے
 نوع دیگر بعض اساتذہ نے مقرر کیا ہے کہ اگر کسی مربع کو موافق لکھیں تو اس عدد
 معین کو ملاحظہ کریں کہ فرد الفرد ہے یا زوج الزوج یا فرد الزوج یا زوج الفرد
 فرد الفرد اس کو کہتے ہیں کہ ایک فرد در میان دو فردوں کے ہو مثل ۱۱ یا ۱۱ یا ۱۱ یا
 ۱۱ یا ۱۱ کے اور زوج الزوج اس کو کہتے ہیں کہ ایک زوج در میان دو زوجوں کے
 ہو مثل ۲۲ یا ۲۲ یا ۲۲ یا ۲۲ کے اور فرد الزوج اس کو کہتے ہیں کہ ایک فرد در میان
 دو زوجوں کے ہو مثل ۲۱ یا ۲۱ یا ۲۱ یا ۲۱ کے اور زوج الفرد اس کو کہتے ہیں کہ ایک
 زوج در میان دو فردوں کے ہو مثل ۱۲ یا ۱۲ یا ۱۲ یا ۱۲ کے دلی ہذا قیاس پر جان چار
 قسموں میں ہے وہ عدد کہ جس کو زوج میں لکھا متصور ہو سکے وہی زوج ہو لکھا جائے اور یہ کہ بہت دور
 ہو پس جنید لوصن ابن بابین باسم طالب و مطلوب بطریق المنفوج تحریر کیا ہے
 لوح اول باسم طالب مشتری مطلوب عدد فرد فرد شرح اس لوح کی ہے

۲۱۵	۲۴۳	۲۵۱	۲۳۹	۲۲۷
۲۲۱	۲۲۹	۲۱۷	۲۵۵	۲۵۳
۲۵۷	۲۲۵	۲۳۳	۲۳۱	۲۱۹
۲۳۳	۲۲۱	۲۵۹	۲۳۷	۲۳۵
۲۴۹	۲۳۷	۲۲۵	۲۲۳	۲۴۱

۱۱۹۵ میں ہیں سے ۱۲۰

طرح کے باقی ۱۰۷ ہے اس کا خمس بلا کسر ۲۱۵ میں پس ۲۱۵ کو خانہ اول میں لکھا
 اور باضافہ دودھ کے دور دور اس کے یعنی دس خانہ پرکے کو کتا فرد دوم یعنی خانہ

شانزدہم میں ۲۳۳ لکھے گئے اسلئے تبدلے دور سوم یعنی خانہ دو آزدہم میں ۲۲۵ لکھے اور باضافہ دو دو کے دو دور اور بھیجنے دس خانہ اور پتے کے کراخرو دور پارم یعنی خانہ دوم میں ۲۶۳ لکھے اب جو اتلے دور دوم خانہ شانزدہم میں ۲۳۳ لکھے تھے اس پر باضافہ دو عدد کے ۲۳۵ عدد تبدلے دور تیسم یعنی خلد بستم میں لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دو تپسم ہی تمام کیا پس جس جانب کے ہر شمس کو شمار کریں وہی اصل عدد کہ جمع العدین ۱۱۹۵ میں حاصل ہونے لوج دوم بنام محمد طوق مطابق عدد لوج الزوج شرح اس لوج کی یہ جو کہ وفق ہکا ۲۰۰

ہیں کیونکہ مجموع اعداد محمد طوق کے ۲۰۰ ہیں اس میں ۱۲۰ طرح کے ثباتی ۸۰ سے ہکا ریح بلا کسر ۳۰ ہیں پس ۲۰ کو خانہ

۲۸	۶۰	۷۲	۲
۶۸	۲۳	۳۳	۶۳
۲۸	۸۰	۵۲	۲۰
۵۶	۳۶	۳۶	۷۶

اول خانہ تہی میں لکھ کر باضافہ چار چار عدد کے ہر خانہ میں نقش کو تمام کیا پس میں جانب کے کہ ہر نقش کو عرضا یا طولا یا قطر شمار کریں وہی اصل عدد کہ جمع العدین میں حاصل ہونے لوج سوم بنام فرد طالب شیرین ملو لوج الفرد شرح اس لوج کی یہ جو کہ وفق لوج

فراحد زوج الفرد لکھی گئی ہے اور اس لوج میں ۲۲۰ عدد زائد خانہ سوم میں ہیں اور وفق اس کا ۸۰۰ ہیں

۲۱۳	۲۳۰	۲۲۶	۲۰۰
۲۲۳	۲۰۲	۲۱۶	۲۲۲
۲۰۳	۲۳۰	۲۱۶	۲۱۰
۲۱۸	۲۰۸	۲۰۶	۲۲۸

کیونکہ افراد ۲۹۰ ہیں اور اعداد شیرین ۵۰۰ ہیں اور جمع العدین ۸۰۰ ہے اس میں سے ۴ طرح کے باقی ۳۰۰ رہے اسکا ریح بلا کسر ۳۰ ہیں پس ۲۰ کو خانہ اول میں لکھا اور ہر خانہ میں باضافہ دو دو کے نقش کو تمام کیا پس جس جانب کے اس مربع کو شمار کریں وہی اصل عدد ۸۶۵ حاصل ہونے لکھے

لوح چهارم بنام کامل طعم محمود
بقاعده فشرده الزوج

01	22	04	24
32	24	29	22
21	42	22	22
20	20	22	21

شرح اس لوح کی یہ کہ یہ لوح بقاعدہ و فرائد الرحمن
نکسری اور رفیق اسکا ۱۸۹۱ء میں کیونکا احاد کا طبع

۹۱ میل و باحد و محرم ۱۰۴۰ و جمع العددین ۱۸۵۹
 ایمن سے ۳۰ طرے کے باقی ۱۵۵۱ و برج اسکا
 ۳۹ ہن و کسہ تن کی محروس میں طرے کے

اس مربع کو شمار کریں وہی اصل عدد ۹۰۳۱ چل جون کے الا ایک قطر دہے من
اور ایک سطر اول عرض اور ایک سطر اول طول تاکہ ان میں ۱۸۸ چل جون کے
اور چونکہ اس قاعدے کا سمنا اس لوح سے دشوار ہے لہذا دلو میں اور قاعدہ
فرد الزوج کے لکھی جاتی ہیں تاکہ طریقہ ہکا جتدی پر آسان ہو پس جب بتدی ان
دونوں لوحوں کو ذہن نشین کرے گا تو چار لوحین اور بھی اس سے لکھ سکتا ہے
لوح اول باسم یاودود ویا شرح اس لوح کی یہ کہ یہ مربع طبعی ہے کہ ہمیشہ
وہاب بطریق فرد الزوج ہلکی ایک عدد دے ہے اور تمامی ہلکی سطح پر اور

18	11	8	1
12	9	10	15
4	14	7	5
6	13	17	16

سے پہلے کے زمانہ میں جو کچھ کہتے تھے اس سے بھی زیادہ

کہ دشمن کو دست کر دیتی ہو اور واسطے غلہ و نفرت اور اعداد کے نہایت مفید ہے
باب دوسرا بیان استخراج اعداد متحابہ میں مشتمل اوپر تین فصلوں کے
فصل اول بیان استخراج مرتبہ اول عددین متحابین میں پنے دو سو عدد راہ
 اور دو سو چوباسی عدد ناقص میں مشتمل اوپر دو قاعدوں کے قاعدہ پہلا
 کثافات اصطلاحات القنون میں ہے کہ استخراج اعداد متحابہ کا تصنیفات تین
 سے کیا جاتا ہے مثل چار اور آٹھ اور رسولہ کے قاعدہ اس کا یہ ہے کہ تصنیفات
 تین سے کوئی عدد فرض کریں اسکو ایک مرتبہ ایک ونیم میں ضرب دیں اور مرتبہ
 دیگر اسکو تین میں ضرب دیں پس دو نو حاصل ضرب سے ایک ایک کم کریں جو باقی
 رہے اسکا نام فرد اول ہے تو اب یہ دو فرد اول ہوئے ہیں ان دونوں فرد اول کو
 آپس میں ضرب کریں جو حاصل ہوا اسکا نام فرد ثالث ہے پس اس فرد ثالث کو ان
 دونوں فرد اول کے ساتھ جمع کریں اس مجموعہ کا نام بھی فرد اول ہے اب اس
 اصل عدد کو کہ تصنیفات تین سے ہے پنے تین فرد ثالث میں ضرب میں حاصل ضرب ہکا
 ایک عدد عددین متحابین سے ہوگا یعنی عدد زائد ہوگا عددین متحابین سے بعد
 اسکے پہلی اصل عدد کو مجموعہ ہر دو فرد اول و فرد ثالث میں ضرب دیں تو دوسرا
 عدد عددین متحابین سے ہوگا یعنی عدد ناقص ہوگا عددین متحابین سے مثال اسکی یہ
 ہے کہ مثلاً تصنیفات تین سے چار فرض کیے ایک مرتبہ اسکو ایک نیم میں ضرب کیا ہو
 ہوے اور مرتبہ دوم اسکو تین میں ضرب کیا بارہ ہوے پس دونوں حاصل ضرب کے
 ایک ایک کم کیا اول میں پانچ اور دوم میں گیارہ نیچے کہ یہ دونوں فرد اول ہیں
 پس ان دونوں فرد اول کو باہم ضرب کیا یعنی پانچ کو گیارہ میں ضرب یا حاصل ضرب پچپن
 ہوئے یہ فرد ثالث ہوا اب ان دونوں فرد اول اور فرد ثالث کو جمع کیا یعنی گیارہ اور
 پانچ کہ یہ دونوں فرد اول ہیں اور پچپن کہ فرد ثالث ہے ان تینوں کو جمع کیا

اور اگر چاہے کہ عددین متحابین میں سے کوئی ایک عدد فرض کریں اور اسکو ایک مرتبہ ایک ونیم میں ضرب دیں اور مرتبہ دیگر اسکو تین میں ضرب دیں پس دو نو حاصل ضرب سے ایک ایک کم کریں جو باقی رہے اسکا نام فرد اول ہے تو اب یہ دو فرد اول ہوئے ہیں ان دونوں فرد اول کو آپس میں ضرب کریں جو حاصل ہوا اسکا نام فرد ثالث ہے پس اس فرد ثالث کو ان دونوں فرد اول کے ساتھ جمع کریں اس مجموعہ کا نام بھی فرد اول ہے اب اس اصل عدد کو کہ تصنیفات تین سے ہے پنے تین فرد ثالث میں ضرب میں حاصل ضرب ہکا ایک عدد عددین متحابین سے ہوگا یعنی عدد زائد ہوگا عددین متحابین سے بعد اسکے پہلی اصل عدد کو مجموعہ ہر دو فرد اول و فرد ثالث میں ضرب دیں تو دوسرا عدد عددین متحابین سے ہوگا یعنی عدد ناقص ہوگا عددین متحابین سے مثال اسکی یہ ہے کہ مثلاً تصنیفات تین سے چار فرض کیے ایک مرتبہ اسکو ایک نیم میں ضرب کیا ہو ہوے اور مرتبہ دوم اسکو تین میں ضرب کیا بارہ ہوے پس دونوں حاصل ضرب کے ایک ایک کم کیا اول میں پانچ اور دوم میں گیارہ نیچے کہ یہ دونوں فرد اول ہیں پس ان دونوں فرد اول کو باہم ضرب کیا یعنی پانچ کو گیارہ میں ضرب یا حاصل ضرب پچپن ہوئے یہ فرد ثالث ہوا اب ان دونوں فرد اول اور فرد ثالث کو جمع کیا یعنی گیارہ اور پانچ کہ یہ دونوں فرد اول ہیں اور پچپن کہ فرد ثالث ہے ان تینوں کو جمع کیا

اکثر ہو۔ سو یہی فرد اول ہمیں چار کو تصنیفات ثنیں سے لیا تھا پہلے میں کہ تسرد
ثالث ہے ضرب دیا دو سو میں ہوئے۔ یہ ایک عدد ثالث محال ہوا اور میں متعاین سے
بقیہ کے پھر اسی اصل عدد کو میں چار کو مجموع ہر دو فرد اول اور فرد ثالث میں بنے
اکثر میں ضرب دیا محال ضرب دو سو چار آئیں ہوئے کہ یہ عدد ناقص اور دوسرا متعاین
سے ہے اور ان دو عددوں سے کم یعنی دو سو میں اور دو سو چار اسی سے کمتر
اور کوئی عدد اعداد متعاین نہیں ہے کیونکہ تصنیفات ثنیں سے کوئی عدد کمتر چار سے
نہیں ہے اور بیشتر ان دو عدد متعاین سے اور اعداد متعاین محال ہو سکتے ہیں کیونکہ
تصنیفات ثنیں سے آخر اور سوال بھی لے سکتے ہیں کہ اسے عدد میں متعاین نہ کرنا قراح
کرین جیسا کہ بیان اسکا آوے گا اشارۃً تعالیٰ قاعدہ دوسرا استخراج عدد
متعاین کا وہ ہے کہ تصنیفات ثنیں سے چار سے ایک مرتبہ اسکو ساتھ عدد ثابت
ما قبل اس کے کے یعنی ساتھ دو کے جمع کیا چھ ہوئے اور مرتبہ دوم اس کو ساتھ عدد
ثالث بعد اس کے کے کہ آٹھ میں جمع کیا بارہ ہوئے پس دونوں کے محال سے ایک
ایک کم کیا تو اول میں باقی اور ثانی میں گیا نہ بچے کہ یہ دونوں فرد اول میں اب
ان دونوں فرد اول کو آپس میں ضرب دیا پہنچ ہوئے کہ فروقات برابر ان میں
فرد کو جمع کیا اکثر ہوئے اسکا بھی نام فرد اول ہی پس پہل عدد کو فرد ثالث میں بھی چار
کو پہنچ میں ضرب دیا دو سو میں ہوئے کہ یہ عدد ثالث ایک متعاین کا ہے پھر اصل
عدد کو دوسری فرد اول میں یعنی چار کو اکثر میں ضرب دیا دو سو چار اسی ہوئے کہ یہ عدد
ناقص اور دوسرا متعاین کا ہے فصل دوسری بیان استخراج مرتبہ دوم عدد میں متعاین بنے
دو ہزار چوبیس اور دو ہزار دو سو چیانوے میں مثل اوپر دو قاعدہ مذکورہ بالا کے
قاعدہ پہلا تصنیفات ثنیں سے آخر فرض کے ایک مرتبہ اسکو ایک نیم ضرب یا
بارہ ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو میں ضرب دیا چوبیس ہوا اور دونوں محال ہو گیا ایک

کہ کیا قاول میں پندرہ اور ثانی میں تیسٹیس ہے یہ دونوں فرد اول میں ہیں اور دونوں کو
 آپس میں ضرب دیا دوسو ترین ہوئے اسکا نام فرد ثالث ہے یہ ان دونوں فرد اول اور فرد ثانی
 کو جمع کیا یعنی پندرہ اور تیسٹیس کہ یہ دونوں فرد اول میں اور دوسو ترین کہ فرد ثالث ہیں
 تینوں کو جمع کیا دوسو ستاسی ہوئے یہی فرد اول ہے جس میں اصل عدد یعنی آٹھ کو تقصیفات میں
 سے لیا تعداد دوسو ترین میں کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا دوسو ہزار چھ میں ہوئے یہ عدد زائد
 اور ایک تھا میں کا ہے بعد اس کے پھر اسی اصل عدد کو سینے آٹھ کو مجموعہ عدد ملز
 اول و فرد ثالث میں یعنی دوسو ستاسی میں ضرب دیا دوسو ہزار دوسو چھیانوے ہوئے
 یہ عدد ناقص اور دوسو تھا میں کا ہے قاعدہ دوسو سراجس دوسو قاعدے
 پہلے مرتبہ کے عدد میں تھا میں استخراج کیے گئے اسی قاعدے سے وہی استخراج ہوتے ہیں
 کہ تقصیفات تین سے آخر فرض کیے ایک مرتبہ اسکو ساتھ عدد خانہ ماقبل اس کے کے کہ
 چار میں جمع کیا بارہ ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو ساتھ عدد خانہ مابعد اس کے کے کہ سولہ میں
 جمع کیا چوبیس ہوئے پس دونوں کے حاصل سے ایک ایک کم اول میں گیارہ اور ثانی
 میں تیس بچے کہ یہ دونوں فرد اول ہیں ان دونوں فرد اول کو آپس میں ضرب دیا دوسو
 ترین ہے کہ یہ فرد ثالث ہے ان تینوں فرد کو جمع کیا دوسو ستاسی ہوئے اسکا بھی
 نام فرد اول ہے جس میں اصل عدد کو فرد ثالث میں یعنی آٹھ کو دوسو ترین میں ضرب دیا دوسو
 چوبیس ہوئے کہ یہ عدد زائد اور ایک تھا میں کا ہے پھر اصل عدد کو دوسو سے فرد اول
 میں یعنی آٹھ کو دوسو ستاسی میں ضرب دیا دوسو ہزار دوسو چھیانوے ہوئے کہ یہ عدد ناقص
 اور دوسو تھا میں کا ہے پس اگر تین عددوں کے کسور اہم نکالے جائیں برائیت
 مجموعہ کسور ہر ایک کے میں اور مساوی دوسو سے کے ہون کے فصل تیسری بیان
 استخراج مرتبہ سوم عدد میں تھا میں میں یعنی سترہ ہزار دوسو چھیانوے اور اٹھارہ ہزار
 چار سو سولہ میں مثل اور دوسو قاعدہ مذکورہ بالا کے قاعدہ پہلا مثلاً تقصیفات تین سے

سولہ فرض کے اسکو ایک سو میں ضرب دیا چوبیس ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو تین میں ضرب
 دیا اڑتالیس ہوئے اور دونوں کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول میں تیس باقی رہا ثانی میں
 سیٹالیس بچے یہ دونوں فرد اول ہیں اب ان دونوں کو آئیں میں ضرب دیا ایک ہزار اسی
 ہوئے اسکا نام فرد ثالث ہے اب ان دونوں فرد اول اور فرد ثالث کو جمع کیا ایک ہزار ایک سو
 اسی کا توں ہوئے یہی فرد اول ہے اس اصل سے یعنی سولہ کو تصنیفات اثنین سے لے کر
 ایک ہزار اسی میں کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا سترہ ہزار دو سو چھیانوے ہوئے یہ عدد
 زائد اور متعین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو پچیس سولہ کو مجموع ہر دو فرد اول
 و فرد ثالث میں بھی ایک ہزار ایک سو کا وں میں ضرب دیا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ ہوئے
 یہ عدد ناقص اور دوسرا متعین کا ہے قاعدہ دوسرا بطریق عمل مذکورہ بالا یہ کہ مثلاً
 تصنیفات تین سے سولہ لے اور اسکو ساتھ عدد خانہ ماقبل اسکے کے یعنی ساتھ آٹھ کے
 جمع کیا چوبیس تھے اور مرتبہ دوم اس کو ساتھ عدد خانہ مابعد اسکے کے کہ تیس میں جمع کیا
 اڑتالیس چوبیس دونوں کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول میں تیس باقی رہا و ثانی میں
 سیٹالیس بچے کہ یہ دونوں فرد اول ہیں اب ان دونوں کو آئیں میں ضرب دیا ایک ہزار اسی ہوئے
 کہ یہ فرد ثالث ہے اب ان تینوں فردوں کو جمع کیا ایک ہزار ایک سو کا وں ہوئے یہ بھی نام فرد
 اول ہے اس اصل عدد کو ثالث میں یعنی سولہ کو ایک ہزار اسی میں ضرب دیا سترہ ہزار دو سو
 چھیانوے ہوئے یہ عدد زائد اور ایک متعین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو دس فرد اول
 میں بھی سو کو ایک ہزار ایک سو کا وں میں ضرب دیا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ ہوئے یہ عدد ناقص اور دس
 متعین کا ہے یہی طرح تصانیف اثنین و مثل میں چوبیس وغیرہ کو استخراج و اعداد متعین کا کر سکتے ہیں و مگر
 ان عدد ناقص کے سورہم کائنات میں ہر پانچ مجموع کو ہر ایک کے میں و مساوی دو سو ہوئے
 باب تیسرا استخراج وفق اعداد متعین بہ پیش مثل اوپر تین فصلوں کے
 فصل اول استخراج وفق مرتبہ اول عددین متعین میں یعنی وفق دو سو میں عدد زائد

اور وفق دوسو چوتراسی عدد ناقص ہیں پس واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل میں بیان ہوا کہ اگر ماکولات یا طبوسات یا مشروبات وغیرہ میں کہ جسکے اعداد فیما بین بجانب رکعتے ہوں وہ دوا آدمی ایک ایک شے کے استعمال پر عداوت کریں تو فیما بین ان دونوں کے عشق پیدا ہو جائے گا اور اگر یہ ہوں سکے تو وفق عددین متحابین سے ایک ایک نقش بطور کسی سر کر کے دونوں پاس رکھیں کہ العت ظاہری و جہت باطنی ان دونوں میں پیدا ہو جائیگی لہذا وفق کے بیان کرنے کی ضرورت ہوئی پس چاہتا ہوں کہ وفق وہ عدد ہے کہ معنی عدد زائد و ناقص کہ جسکو عادات ان دونوں کا کہتے ہیں وہ مخرج اس عدد کا بمعنی وفق وہ عدد ہے کہ عداوت مخرج اسکا ہوا اور عداوت وہ عدد ہے کہ معنی عدد زائد و ناقص ہوں متحابین مرتبہ اول میں معنی دوسو میں عدد زائد اور دوسو چار عدد ناقص ہیں کہ عادات ان دونوں کا چار ہیں اور ربع کہ چار مخرج اسکا ہے وفق دونوں کا یہی ربع دوسو بیس کا کہ پچپن ہوتے ہیں وفق ہکا بر اور ربع دوسو چوبیس کا کہ اکثر ہوتے ہیں وفق ہکا بر لیکن عادات ان دونوں عدد زائد و ناقص کا چار ہیں اس جہت سے ہیں کہ یہ چار معنی ہر دونوں عدد زائد و ناقص کا کیونکہ مے دوسو چوبیس کو دوسو بیس تقسیم کیا چونکہ باقی رہی ہر دوسو بیس کو کہ مقسوم علیہ تھا چونکہ تقسیم کیا انھامیں باقی رہے ہر چوتھ کو کہ مقسوم علیہ تھا انھامیں تقسیم کیا آٹھ باقی رہے ہر آٹھ کو کہ مقسوم علیہ تھا آٹھ پر تقسیم کیا چار باقی رہے ہر آٹھ کو کہ مقسوم علیہ تھا چار پر تقسیم کیا کچھ باقی رہا پس یہی مقسوم علیہ اخیر کا یعنی چار عادی دونوں عدد زائد و ناقص کا کہ اسے دونوں کو تھا کیا اور ربع کو کہ چار مخرج ہکا بر وفق ان دونوں کا ہر اور اس تقسیم سے یہی معلوم ہوا کہ ان دونوں عددین نسبت توافق کی یہی معنی یہ عددین متوافق ہیں الغرض پس وفق دوسو بیس کا پچپن کہ کیونکہ جیسا کہ اصل عدد کو پچپن پر تقسیم کیا خارج قسمت چار رہا اور کچھ باقی رہا پس پچپن کہ مقسوم علیہ ہر معنی ہے دوسو میں کا چار مرتبہ کر کے پس چار کہ خارج قسمت ہیں

عادی اور پچھن وفقی دو سو میں کا اس طرح وفقی دو سو میں کا اکثر ہے کیونکہ اس
اصل عدد کو اکثر تقسیم کیا خارج قسمت چار رہے اور کچھ باقی نہ رہا اکثر کہ مقسوم علیہ
ہو معنی دو سو چوبیس کا ہے چار مرتبہ کر کے پس چار کہ خارج قسمت ہو عادی اور
اکثر وفقی دو سو چوبیس کا اور یہی چار تصنیفات اشہن سے واسطے استخراج عددین
مقامین مرتبہ اول کیلئے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی فصل اول میں بیان ہوا فصل دوم
استخراج وفقی مرتبہ دوم عددین مقامین میں یعنی دو ہزار چوبیس عدد زائد اور دو ہزار
دو سو چھیانوے عدد ناقص ہیں کہ ان دونوں کا آٹھ ہزار اور ثمن کہ آٹھ ہزار اسکا ہے
وفقی دونوں کا ہے یعنی ثمن دو ہزار چوبیس کا دوسو ترین ہوتے ہیں وفقی اسکا ہے
اور ثمن دو ہزار دو سو چھیانوے کا دو ستاسی ہوتے ہیں وفقی اسکا ہے لیکر عادی ان
دونوں عدد و ناقص کا جو آٹھ ہزار اس جہت سے ہیں کہ یہ آٹھ معنی ہے دونوں
عدد زائد و ناقص کا کیونکہ جب لکھوائی پر تقسیم کیا دوسو ہزار باقی رہی ہر دو ہزار چوبیس کہ
مقسوم علیہ بقاد دوسو ہزار تقسیم کیا ایک سو ہزار باقی رہے ہر دو سو ہزار کو کہ مقسوم علیہ تقاد کو میں
تقسیم کیا بتین باقی رہی ہر ایک سو چوبیس کہ مقسوم علیہ تقاد بتین تقسیم کیا چوبیس باقی رہے پھر بتین
کہ مقسوم علیہ تقاد چوبیس پر تقسیم کیا آٹھ باقی رہی ہر چوبیس کو کہ مقسوم علیہ تقاد آٹھ پر
تقسیم کیا کچھ باقی نہ رہا پس یہی مقسوم علیہ اخیر کا یعنی عادی ہے دونوں عدد زائد و ناقص
کا کہ اسے دونوں کو فنا کیا اور ثمن کہ آٹھ ہزار اسکا بر وفقی ان دونوں کا ہے اور اس
تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ دونوں عدد متوافق ہیں یعنی نہیں نسبت توافق کی الغرض
وفقی دو ہزار چوبیس کا سو ترین ہیں کیونکہ جب اس اصل عدد کو عدد وفقی دو سو ترین پر
تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس دوسو ترین کہ مقسوم علیہ ہو معنی ہے
دو ہزار چوبیس کا آٹھ مرتبہ کے پس آٹھ کہ خارج قسمت ہیں عادی اور دوسو ترین بر وفقی
چوبیس کا اس طرح وفقی دو ہزار دو سو چھیانوے کا دو ستاسی ہو کیونکہ جب اس اصل عدد

عددی دوستی کسی پر تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ ہے اور کچھ باقی نہیں رہتا
 کہ مقسوم علیہ ہے معنی ہے دو ہزار دو سو چھیانوے کا آٹھ مرتبہ کر کے پس باقی خارج
 قسمت میں باقی ہے اور دو دوستی وفاق پر دو ہزار دو سو چھیانوے کا چھ مرتبہ
 اتین سے واسطے استخراج عدد میں متعین مرتبہ دوم کے لئے چھیانوے کا چھ مرتبہ کی دو مرتبہ
 اصل میں بیان ہوا حاصل تیسری اس طرح دینی مرتبہ سوم عدد میں متعین میں چھ مرتبہ
 ہزار دو سو چھیانوے عدد کا اور اٹھارہ ہزار چار سو سولہ عدد ناقص میں کہ عددی و کا
 سولہ میں و جزو و شائد ہم کہ شائد و خارج اس کا ہر وفاق دو نو کا ہر وفاق جزو و شائد ہم
 ہزار دو سو چھیانوے کا ایک ہزار اسی ہوتے ہیں فی اس کا ہر وفاق جزو و شائد ہم اٹھارہ
 ہزار و ایک ہزار ایک سو اٹھارہ ہوتے ہیں فی اس کا ہر وفاق ہزار دو کا عدد ناقص میں
 دو سولہ اس سے ہے کہ یہ سولہ میں ہے ان دو نوں کا کیونکہ جب سترہ ہزار دو سو
 چھیانوے کو اٹھارہ ہزار چار سو سولہ پر تقسیم کیا ایک ہزار ایک سے باقی رہے ہر سترہ ہزار
 دو چھیانوے کو مقسوم علیہ تھا ایک سے باقی رہے تقسیم کیا چار سو چھیانوے باقی رہے ہر
 ایک سو چھیانوے کو مقسوم علیہ تھا چار سو چھیانوے پر تقسیم کیا ایک سو اٹھارہ باقی رہے ہر
 ایک سو چھیانوے کو مقسوم علیہ تھا ایک سو اٹھارہ پر تقسیم کیا ایک سو بارہ باقی رہے ہر ایک سو
 چھیانوے کو مقسوم علیہ تھا ایک سو بارہ پر تقسیم کیا سولہ باقی رہے ہر ایک سو بارہ کو مقسوم
 علیہ تھا سولہ پر تقسیم کیا سولہ باقی رہے تقسیم کیا سولہ باقی رہے دو نوں عدد
 ناقص کا کہ اسے دو نوں کو ہر وفاق جزو و شائد ہم کہ شائد و خارج ہر وفاق جزو و شائد ہم
 ہزار اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو نوں عدد متعین ہیں لغرض میں وفاق سترہ ہزار
 دو سو چھیانوے کا ایک ہزار اسی ہیں کیونکہ جب اس اصل عدد کو عددی وفاق پر تقسیم کیا
 قسمت سولہ رہا۔ یہ کچھ باقی نہیں رہا اس کے مقسوم علیہ ہر وفاق جزو و شائد ہم
 دو سو چھیانوے کا سولہ مرتبہ تو اس کے سولہ خارج قسمت ہوا ہزار اسی باقی رہا

باب چہم تا وفق اعداد متحابہ کے نقش لکھنے میں

واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل میں بیان ہو چکا کہ اگر ہستمال عدد میں متما بین
کا کا کولات یا بلوسات یا مشومات وغیرہ میں سو کے تو چاہئے کہ وفق عدد میں متما بین
ایک ایک طور تکسیر کر کے دونوں شخصوں اپنے پاس رکھیں کہ ترات عشق و محبت ان دونوں میں
پیدا ہوگی پس یہ اقوال و معروف وفق کا تیسرے باب میں بیان ہو چکا اب کا عدد نقش و وفق
لکھنے کا طریق انودح تین مضلوسین لکھا جاتا ہے **فصل اول** مقرر نقش وفق عدد میں متما بین
مرتل اول میں یعنی پچیس کہ وفق ۲۲۰ عدد ذائد کا اور اکثر کہ وفق ہے ۲۸۴ عدد ناقص کا
پس اگر عدد کو مربع مربع تین پر کرنا چاہیں چلتے کہ عدد طری مربع کہ میں ہیں اس سے طری
کریں ۲۵ ماتی ہے پس ماتی کو چار پر کہ عدد مانتے طری مربع میں تقسیم کریں حنا
قسمت چورہن کے ایک کسر ہے کی پس چہ کو مانہ اول میں لکھ کر
باضافہ ۵ ایک تین دورہ ماتی بارہ خانے یرکے اور واسطے
اسر ایک کے اعداد دور چارم یعنی ہستم میں دو اضافہ کیے
یہ دو چارم کے خانہ دوم یعنی خانہ دوم سے پہلے اضافہ ایک ایک کے لکھ کر
نقش تمام کیا جس میں ماب سے عرضا یا طول یا قطر اتار کریں ہی اصل عدد وفق کہ
۵۵ حاصل آئینگے پس یہ نقش وفق عدد ذائد کا مستخرج از ۲۲۰ موبہ موبہ مطلوب سے

۱۹	۱۲	۲۲	تینہ - ۱۔ تین کی یہ ہے کہ وہی اسکائیجین میں پس عدد طرح مثلث
۲۱	۱۸	۱۶	کہ بار میں کم کیے ۴۳ باقی رہیں مانی کو تین ہر قسم
۱۵	۲۳	۱۷	کیا کہ عدد خانہ ۱ مثلث میں ہوا یا ۱۸ ضا خارج قسمت
۱۴	۲۴	۱۸	۱۴ ہے ۱۴ اور ایک کی کسری میں جس مثلث میں کہ کسری ایک یا دو کی ہی اسکو
۱۳	۲۵	۱۹	مثلث کنندہ لگ گئے ہیں کیونکہ سب کر کے کل اضلاع واقطار میں اعداد وہی برابر ہیں
۱۲	۲۶	۲۰	آئے ہیں میں جو دو کو خاصہ دوم میں لکھا کہ یہ خانہ ترقی و انتہی ہوا واسطے بقا اسے اقل دولت
۱۱	۲۷	۲۱	و دو ہستی کے معین ہے اور ماضی ایک ایک کے اور دو دور اس لوح کی یعنی چھ خاصہ پر کیے
۱۰	۲۸	۲۲	اور آخر دور دوم میں ۱۹ لکھے ہیں اسلئے کہ ایک کے ابتداء دور میں دو عدد بنائے
۹	۲۹	۲۳	یعنی ۲۱ یعنی یہ ماضی ایک ایک کے نقش تمام کیا اس جس طرف سے کہ شمار کریں وہی
۸	۳۰	۲۴	اصل عدد ۱۰ ہے ۱۰ میں ماضی ۱۰ ہوں گے کا ایک ہے اس کے کہ اس میں ۵۴
۷	۳۱	۲۵	حاصل ہوں گے اور دو عدد ناقص کا تخرج ۳۱ ہے اس سے طالب سے سے
۶	۳۲	۲۶	سج ۱۰ - ۱۰ - ۱۰ ہوا وہی اسکائیجین میں اس میں سے مارہ طرح کیے ۵۹ رہے
۵	۳۳	۲۷	۲۸ - ۱۰ - ۱۰ - ۱۰ تین - ۱۰ تین لیا خارج قسمت ۱۹ رہے اور دو
۴	۳۴	۲۸	۲۱ - ۱۰ - ۱۰ - ۱۰ کسری میں جس طرح قسمت ۱۹ کو خاصہ دوم خانہ انتہی
۳	۳۵	۲۹	۲۲ - ۱۰ - ۱۰ - ۱۰ ترقی میں ماضی ۱۰ ماضی ایک ایک کے دو دو پر کیے
۲	۳۶	۳۰	اب واسطے کسرو کے ابتدا سے دو سوم میں تین عدد اضافہ کر کے ۱۰ کچھ ہوا
۱	۳۷	۳۱	ایک ایک کیے دو بھی لکھا میں جس طرف سے کہ شمار کریں وہی اصل عدد ۱۰ - ۱۰ - ۱۰ - ۱۰ - ۱۰
	۳۸	۳۲	ایک تخریب میں کہ ہیں ۲۹ اصل ہوئے فصل دوم تقریر تین حق عددین تمامین مرتبہ دوم
	۳۹	۳۳	میں یہی ۲۵۲ کہ وہی ۲۳ عدد انکا اور ۲۰ کہ وہی ۲۴ عدد ناقص کا پس اگر
	۴۰	۳۴	۲۵۳ کو میں کر کریں پس عدد طرح چارہ تین میں کم کریں ۲۳ باقی رہے میں مانی کو
	۴۱	۳۵	یا پھر تین کیا خارج قسمت ۲۵۳ اور تین کی کسری میں ۲۵ کو خاصہ اول میں لکھا ماضی ایک ایک

اکیس سے نسبت اور سطرون کے اعداد سے فائدہ میں اکیس کو اصل ہمداد وفق
 عدد ۱۰۸۱ سے کہ کیا ۱۰۶۰ باقی رہے ہو اسکا شملہ دور چہارم میں لکھ کر
 باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ عرضا یا طولاً یا قطراً
 کریں وہی اصل عدد وفق کہ ۱۰۸۱ میں شامل ہوں گے پس یہ نقش عدد
 وفق عدد دراند کا استخراج از جدول منسوب محبوب و مطلوب سے ہے

اسی طرح وفق عدد ناقص ۱۱۵۱ کو مربع میں
 پر کیا تو اس میں بھی اکیس کی طرح دی ۱۱۳۰
 باقی رہے پس غامد اول میں ایک سے
 مبرنا شروع کیا اور باضافہ ایک ایک کے
 تین دور پر کیے اب تہ اس دور چہارم میں ۱۱۳۰ لگے اور باضافہ ایک ایک

۸	۱۱	۱۰۶۱	۱
۱۶	۲	۷	۱۲
۳	۱۶۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۰۶۲

کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ تمار کریں وہی اصل عدد وفق ۱۱۵۱
 شامل ہونے پس یقین عدد ناقص کا استخراج از جدول منسوب محبوب طالب سے

بیانک بیان اعداد متقابلہ کا تھا کہ متعارف کا
 المین کا تھا کہ اسکے مساوی کو مثنیٰ ترکہ کے رکھا تھا
 اب مقصد دوم میں بیان لائل محبت خلقی وغیرہ
 کا موعود مقصد دوسرا بیان لائل خلقی موجودات

۸	۱۱	۱۱۳۱	۱
۱۶	۲	۷	۱۲
۳	۱۱۳۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۱۳۴

مست میں لائین میں میں واضح ہو کہ اول رسالہ میں بیان ہو چکا کہ تعابین الاتین
 دوطرے پر ہے اب اس تو خلقی ہے کہ بسبب طالع ولادت و تحویل سال وغیرہ کے ہوتی ہے
 تو کسب طے و نہ شتدائل کے کمی و بیشی محبت و الفت کی بہنہا رہتی ہے دوسرے
 بسبب ظلیات و تعویذات وغیرہ کے ہوتی ہے پس تک بیان قسم دوم کا ہوا اب
 اس مقصد میں ہم اول کا بیان ہوتا ہے پس یہ مقصد مشتمل ہے اوپر تین فصلوں کے

فصل اول بیان دلائل وجوہات محبت میں انخوان الصفا و اشجار الاثمار میں ہے کہ
 جسکے مسقط لطفہ اور زائچہ وقت ولادت اور قبول سال و قرآن میں مرغ و زہرہ
 قمر قوی ہوں ہر ایک وہ شخص صاحب طبع لطیف ہوگا اور عشق صاحبان حسن و جمال
 و تازہ نشان حدیث المثال سے ضرور ہوگا کیونکہ مرغ و زہرہ ہیج طبیعت و مولد عشق میں
 اور ضرور ہوگا کہ زائچہ وقت ولادت میں اسکے شمس و قمر صالح اکمال ہوں لیکن دوستی و محبت
 اسکی دوسرے شخص کے ساتھ ہونا اور اتحاد باہمی انھوں کا بنا بر دلائل خلقی کے چند
 وجوہات سے ہے وجہ اول یہ ہے کہ جن دو شخصوں کے زائچہ ولادت میں نیزین
 قوی ہوں یا اور ایک مولود کے نیزین دوسرے مولود کے نیزین کے ساتھ بتقریب ملت
 یا تسلسل تاثر ہوں یعنی موضع شمس ایک کا ساتھ موضع قمر دوسرے کے ناظر ہو بہودت
 ان دو شخصوں میں دوستی و محبت جید ہوگی پس اگر ان دو شخصوں میں سے ایک مرد
 اور ایک عورت یا غلام تو در میان اسکے عشق خلیفہ پیدا ہوگا اور اگر ان دونوں میں
 طالع ماسق کا ہو گیا رہوین حانہ طالع معشوق سے پڑے تو عشق شدید و بھگتا ہوگا یا
 کہ سرو جان ایک دوسرے سے در پی کرین جبہ دوم یہ ہے کہ اگر در میان دو مولود کے
 شمس یا قمر ایک برج میں نیزین در میان ان دونوں کے دوستی ہوگی جبہ سوم یہ کہ
 اگر طالع دو شخصوں کا ایک برج پڑے یا صاحب طالع دو شخصوں کا ایک ہی ستارہ ہو
 در میان ان دونوں کے دوستی و محبت ہوگی جبہ چارم یہ کہ اگر طالع دو شخصوں کا ایک ہی
 تسلسل تاثر ہو و یا محبت بینہ ان کی ہو کیونکہ برج و منظر و جسمیں باہم موافق میں کیفیت
 فاعلیہ میں و مخالف میں کیفیت منفیہ میں و فاعل اقویٰ ہو منفعل سوا نظر تسلسل و
 نیم دوستی کی ہوئی اور ہر ایک برج کو ساتھ تیسرا اور گیارہویں برج کی نظر تسلسل سے
 وجہ پنجم یہ کہ اگر طالع دو شخصوں کا ایک ہی دیگر نظر ظلیت ناظر ہو ہی طالع و فاعل ایک ہی شمس ہو کھٹکا
 باہم نظر ظلیت بہترین ہوتا کہ طالع ایک کا مل ہو اور طالع دوسرے کا ہمد ہو یا قوس سطح طالع

اگر ایک کا ڈر ہو اور دوسرے کا سنبھ ہو یا جدی دلیل ہے کہ درمیان ان دونوں کے اقلب چیز و عین موافقت ہوگی اور زمانہ دراز تک رہیگی کیونکہ ہر ایک برج مثلثہ کا ساتھ دوسرے برج کے اسی مثلثہ سے موافق سے کیمیہ فاعلیہ میں ہی اور کیفیہ منفعل میں ہی لہذا بقدر تثلیث دلیل تمام دوستی کی ہونی اور مثلثات عناصر اربعہ یہ ہیں

وجہ ششم یہ کہ اگر طالع کسی عورت کا ساتواں خانہ طالع مرد سے پڑے یا طالع مرد کا دسواں خانہ طالع عورت سے پڑے یا طالع معشوق کا گیارہواں خانہ طالع عاشق سے پڑے دلیل ہے کہ درمیان ان دونوں کے محبت و مودت

آتش	ہوا	آبی	زمین
گل	خور	سرخ	سرخ
اسد	سنبھ	میزان	عقرب
قوس	جدی	دلو	حوت

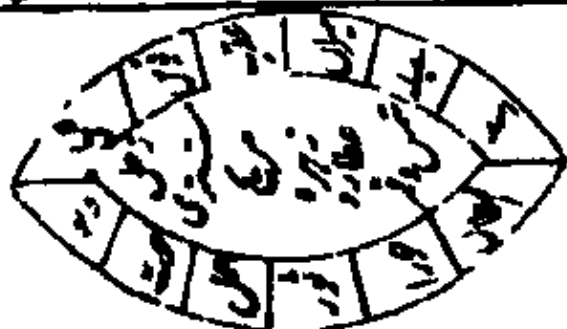
باہمی بغایت و بے نہایت ہوگی اور زمانہ دراز تک رہیگی اور ایک سے دوسرے سے بر خور ہوا ہونے بشرط آنکہ درمیان کو کب مستولے دونوں کے یعنی مستولے مرد و زن کا دم و قدم و عاشق و معشوق یا بھی نظر و متی و نظر قبول رکھ کر ہو اور دونوں جتنی نیکو حال و سعادت ہوں پس اگر ایسا ہو تو دلیل ہے کہ درمیان ان کے سالہا سال آمیزش و موافقت ہے اور اگر ان دونوں مستولیوں میں سے ایک کو کب سعد ہو اور ایک کس اور نظر قبول از یکٹ یگر ہو تو صاحب سعد کو میرت یک ہوگی اور صاحب نحس کو میرت نہ نیکٹ کی نہ بد لیکن دونوں میں موافقت حاصل ہوگی وجہ ہفتم یہ کہ اگر دو مولود کے زائچہ ولادت میں کو کب سعد ایک موضع میں پیش ہوں دلیل ہے کہ درمیان ان کے محبت و مودت ہوگی اور ایک دوسرے کو نیکی و نفع پہونچائیگی اور منفعت بحسب طبیعت اس کو کب کے سعد کو پہونچے گی مثلاً اگر وہ سعد مشتری ہو تو جاہ و ثروت مال حاصل ہوگا اور اگر وہ سعد زہرہ ہو تو لذت و الفت و نفع مودت حاصل ہو پس اگر وہ سعد و نون کے طالع میں ہو تو دونوں کو نفع ایکے دوسرے کے نفس پہونچے

اور اگر وہ سعد خانہ و دم خانہ مال میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب مال معاش کے ہو
 اور اگر وہ سعد خانہ سوم میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب تحصیل علم یا نقل نزدیک کے ہو
 اور اگر وہ سعد خانہ چارم میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب عمارت و زراعت و باغ و زمین
 کے ہو اور اگر وہ سعد خانہ دہم میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب جاہ و شغل و عمل خطائیکے ہو
 و علیٰ ہذا القیاس جس خانہ میں وہ سعد ہو سبب غوبات اُس خانہ کے ایک دوسرے
 کو نفع پہونچائیں گے و جب ہشتم یہ کہ برج طالع مطیع ہوتا ہے اپنے برج مستعلیٰ کے
 اور صاحب طالع کو صاحب مستعلیٰ کی محبت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ اظہار میں نے قمر الفلک
 کے کلمہ سی و خیم میں لکھا ہے کہ والوجہ للطبیعہ اسند محضہ یعنی جو برج
 کہ مطیع ہے اُسکو محبت شدید تر ہے اور برج مستعلیٰ اس کو کہین گے کہ جو برج
 طالع سے وق الارض ہو اور یہ بھی لکھا ہے کہ برج معوج اطلعت مطیع ہیں
 برج مستقیم الطلوع کے تو اول جدی سے آخر جوزائیک سب برج معوج الطلوع
 و کوۃ مطالع ہیں اور اول سرطان سے آخر قوس تک برج مستقیم الطلوع ہیں
 مطالع و جعفر یہ کہ اگر وہ مولود کے زائچہ ولادت میں سم السعدین ایک برج میں پڑا
 ہو دلیل محبت مینما کی ہے اور نسبت طبع داشت کے باہم یک ایک ہے کیا : نیز
 چل ہوا و رسم السعدت کو رسم القرمی کہتے ہیں اور طالع استخراج رسم السعدت
 و غیرہ کا رسم فیضان النجوم میں مرقوم ہو چکا فصل دوم در بیان اشخاص
 اندوے صاحب طالع وقت ولادت سے پس وہ برج اگر ایک صاحب طالع
 و اشخاص کے آپس میں دوست ہوں دلیل ہے کہ ان دونوں میں آپس میں
 دوستی ہوگی جیسا کہ اگر طالع ایک شخص کا برج اسد ہو اور دوسرے کا
 سرطان ہو اور اسد مانہ شمس ہے اور سرطان خانہ قمر اور شمس قمرین دوستی
 جانیں سے ہے کہ ان دونوں میں بھی دوستی جانیں سے ہوگی اور سبب ان

تفصیلی اسکا آگے آئے گا اور جو کہ دوستی اور دشمنی موقوف ہے معرفت پر دوستی
 و دشمنی کو اک کے لہذا دوستی و دشمنی کو اک کلیان ضرور ہوا پس واضح ہو کہ صداقت
 و صداوت کو اک میں ہمیں میں اختلاف ہو جیسا کہ انوریکان بیرونی نے تقیلم جو میں لکھا
 ہے کہ بعض نہیں کا قول یہ ہے کہ جو دو کو اک کی طبیعت و اثر میں باہم متصادق و متفق ہیں وہ
 دونوں آپس میں دوست ہیں مثل زحل و مریخ کے اور جو دو کو اک کی طبیعت و اثر میں باہم
 متصاد ہیں وہ دونوں دشمن ایک دوسرے کے ہیں مثل زحل و مشتری کے زحل مظلم نہیں مگر
 ہے اور مشتری ماضی سعد و متدل اور بعض نہیں کا قول یہ ہے کہ جو دو کو اک کیفیت میں باہم متصاد
 ہوں وہ آپس میں دوست ہیں اور جو کہ باہم متصاد ہیں وہ آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ کوکب ناری
 دوست باوی ہے اور آبی دوست خاکی اور ناری دشمن آبی اور باوی دشمن خاکی اور
 بعض طبعین باعتبار اوضاع بیوت کا کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوکب کے بیوت بطور
 صداقت باہم ناظر ہوں ثلث یا تسدیس ہے دونوں ہیں میں دوست ہیں جیسا کہ برج
 سنبلہ کو ساتھ عقرب کے اور حمل کو ساتھ جوزا کے نظائر تسدیس ہے تو درمیان عطارد
 و مریخ کے دوستی ہے اور میں کو کوکب کے بیوت بنظر صداوت باہم ناظر ہوں تبرج
 یا مقابله ہوں آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ سرطان کو ساتھ جدی کے نظر مقابلہ
 ہے پس قمر و زحل آپس میں دشمن ہیں اسی طرح برج اسد کو بھی دلو سے نظر مقابلہ ہے
 کو شمس و زحل بھی آپس میں دشمن ہیں یا جو دو کوکب کہ خانہ اسکا بارہوان خانہ کوکب
 دیگر کا ہو وہ کوکب آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ سنبلہ بارہوان خانہ ہے برج
 میزان سے اور ثور بھی بارہوان خانہ ہی برج جوزا سے پس عطارد و وزیرا آپس میں دشمن ہیں
 لیکن صداقت و صداوت کو اک موافق پوچھتی برہمت جائے کے اور طریق یہ ہے کہ
 پہلے سب سارہ کو سطر اول میں لکھیں اور نیچے ہر کوکب کے خانہ مول التزکون ہر کالکین
 اور ماتحت اسکے مول التزکون کا خانہ دوم پر چارم پر چہم پر ششم پر نہم پر دوازدہم لکھیں پھر

ان قانون کے خانہ کثرت کو اک لکھ پانچ سو سے						
قمر	زحل	مشعر	مريخ	شمس	رہبر	عطارد
خانہ ہائی مل ترکون	دلو	قوس	حمل	اسد	مراں	سنبلہ
خانہ مول ترکون	حوت	جدی	قور	سنبلہ	عقرب	ماہاں
خانہ مول ترکون	تور	حوت	طراں	عقرب	جدی	فوس
خانہ میل ترکون	جورا	حمل	اسد	قوس	دلو	جدی
خانہ مول ترکون	سنبلہ	طراں	عقرب	حوت	قور	حمل
خانہ مول ترکون	ماہاک	اسد	قوس	حمل	جوزا	تور
خانہ مول ترکون	جدی	عقرب	حوت	سرطان	سنبلہ	اسد
خانہ کثرت کو اک	مراں	سرطان	جدی	حمل	حوت	سنبلہ

پس سچ بیانات میں سترتوں کا ایک ہی خاصہ اور باقی کو اکبر کے دو دھنساہی



لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

پس ہی ایک ایک ماہ شمس و قمر کا جس کو کبکے ماتحت ہیں واقع ہوں تو شمس قمر دست ہر گنگ
کے ہیں مثل اس کے کسماتت مریخ میں واقع ہوا و مثل سرطان کے کسماتت مشتری میں واقع ہے پس
شمس و دست مریخ کا ہوا و قمر دست مشتری کا اور وہی ایک طاہرہ کبکے ماتحت ہیں واقع ہوا تو
شمس و قمر و شمس ایک ہونگے جیسا کہ سرطان اسد ماتحت زہرہ میں نہیں ہیں پس شمس و قمر و شمس ہر تہ میں
لکبان و رکاب غنہ ستیرہ کہ جنکے ڈوڈخاہ ہیں ہیں اگر دو نون خانہ کسی کو کب بتیرہ کے ماتحت ہیں
کسی کو کبکے واقع ہوں پس وہ کو کب بھی دست ایڑا ماتحت کا ہوا جیسا کہ دو نون خانہ زہرہ کے

ماحت زحل میں واقع ہیں ہر دو دھڑے زحل کا اور اگر ایک ہی خانہ کسی کو کب متحرک
ماحت میں ہے کسی کو کب کے واقع ہو اگرچہ تکرار واقع ہو تو وہ کو کب مساوی اپنے
ماحت کا ہی جیسا کہ ایک خانہ زہرہ کے واقع ہو تو رماحت قمر میں واقع ہے اگرچہ تکرار واقع
ہو پس ہر مساوی ہر قمر کا اور اگر دو خانوں میں سے ایک خانہ کسی کو کب متحرک کا
ماحت میں کسی کو کب کے واقع ہو تو وہ کو کب کے ضمن ہے ماحت کا ہے مثل خانہ سے
زہرہ کے کہ اس کا ایک خانہ بھی باعث مشتری میں واقع نہیں ہوا ہے پس ہر
دشمنی ہے مشتری کا یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے صداقت و صداوت کو اکب کا ریس
واسطے سہولت دہیں مبتدی کے اسی قاعدے سے یہ جدول سنائی گئی ہے

جدول دوستی و دشمنی کو اکب

کو اکب	رحل	مشتری	مربع	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
دشمن	عطارد	شمس	شمس	مربع	عطارد	شمس	شمس
کو اکب	زہرہ	مربع	مربع	مربع	رحل	زہرہ	عطارد
ماویاں	مشتری	رحل	رحل	رحل	مربع	مربع	مربع
کو اکب		زہرہ	عطارد	عطارد	مشتری	رحل	مربع
دشمن	شمس	عطارد	عطارد	رحل	شمس	قمر	مربع
کو اکب	مربع	زہرہ	عطارد	زہرہ	قمر	قمر	مربع

تفصیل اس حال کی ہے کہ باہر اس قاعدے کے حالات کو اکب ہر گز دوستی و دشمنی
و مساوات میں چھ طرح ہے اول دوستی جانیں کی ہے یعنی شمس کے ساتھ قمر
اور مربع اور مشتری کے اور عطارد کو ساتھ زہرہ کے اور زہرہ کو ساتھ زحل کے دوسری
جانیں کی ہے کیونکہ خانہ اس کے ماحت دوسرے کے واقع ہیں دوم دشمنی جانیں کی ہے
یعنی شمس کو ساتھ زحل و زہرہ کے دشمنی جانیں کی ہے کیونکہ کوئی خانہ نہ اس کا نہیں ہے

دوسرے کے ماتحت میں واقع نہیں ہے سو ہم مساوات جانیں کی ہے یعنی نہ ہر دو
 کو ساتھ مرغ کے اور مستری ساتھ زحل کے دونوں جانب سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی
 کیونکہ ان کے دونوں جانوں میں سے ایک ہی خانہ دوسرے کے ماتحت میں واقع ہے
 چہارم دوستی ایک جانب سے اور دشمنی دوسرے جانب سے جیسے عطارد دوست قرار ہے
 اور قمر دشمن عطارد کا کیونکہ دونوں خالص عطارد کے ماتحت قمر میں اور خانہ قمر ماتحت عطارد
 میں نہیں ہے چنانچہ ایک جانب سے دوستی ہو اور جانب دیگر سے مساوی جیسے قمر و شمس
 مستری کا اور مستری مساوی ہے ساتھ قمر کے اور شمس دست ہو عطارد کا اور عطارد
 مساوی ہے ساتھ شمس کے اور عطارد دوست ہو زحل کا اور زحل مساوی ہے ساتھ
 عطارد کے اور قمر دوست ہو مرغ کا اور مرغ مساوی ہو ساتھ قمر کے بدلیل مذکور ششم
 ایک جانب سے دشمنی ہو اور جانب دیگر سے مساوی جیسا کہ عطارد دشمن ہو مرغ کا اور مرغ
 مساوی ہو ساتھ عطارد کے اور عطارد دشمن ہو مستری کا اور مستری مساوی ہو ساتھ عطارد
 کے اور قمر دشمن ہو زہرہ کا اور زہرہ مساوی ہو ساتھ قمر کے اور قمر دشمن ہو زحل کا اور زحل
 مساوی ہو ساتھ قمر کے اور مرغ دشمن ہو زحل کا اور زحل مساوی ہو ساتھ مرغ کے بدلیل
 مذکور بعد اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جس کو کہ ساتھ زحل کے دوستی یا دشمنی یا مساوات ہو
 اسکو ساتھ راس و ذنب کے بھی وہی حالت ہو اور اس کو ذنب کو یا راس کے تصور
 کرنا چاہئے یہاں تک بیان صداقت و عداوت کو اکب کا تاکہ یا ایک مقدمہ تھا واسطے صحت
 صداقت و عداوت و دشمنی کے پس ان حالات پیش گوئی کو اکب سے بہت سے فوائد
 پیدا ہوتے ہیں مثلاً ان کے آئندہ فروع پر گفتار کیا جاتی ہو اول یہ کہ اگر طالع ولادت ایک شخص کا
 محل یا محرق ہو اور طالع ولادت دوسرے کا اسد دلیل ہو کہ درمیان ان دونوں کے
 دوستی ہوگی کیونکہ درمیان مرغ و شمس کے دوستی جانیں کی ہو قاضی صاحب طالع
 محل کو صاحب طالع اسد سے اسلئے کہ محل واسد باہم شامل ہیں کہ دونوں ایک ہی شلتہ

تہی سے ہیں اور تثلیث کہ دلیل تمام دوستی کی ہے یا ہم ناظرین ہیں طالع و صاحب
 طالع دونوں اقضاء دوستی رکھتے ہیں لیکن برج حوت آبی ہے اور عقرب و اسد
 بنظر تریب کہ دلیل نیم دشمنی کی ہے یا ہم ناظرین ہیں عقرب یا برج اسد از رو سے
 طالع کے مخالف رکھتا ہے اور از رو سے صاحب طالع کے موافقت کہ شمس کو ساتھ برج
 کے دوستی جانبین کی ہے دو م اگر طالع ایک شخص کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے کا جوزا
 یا سنبلہ یا قوس یا ان دونوں کے دوستی ہو کیونکہ درمیان زہرہ و عطارد کے دوستی
 جانبین کی ہے خاصہ شخص طالع ثور کو ساتھ شخص طالع سنبلہ کے کیونکہ ثور و سنبلہ دونوں ایک
 شلہ فلکی سے ہیں اور یا ہم بنظر تثلیث ناظر اور بطرح شخص طالع جوزا کو ساتھ شخص طالع میزان
 کے کہ دونوں شلہ بادی سے ہیں وہ یا ہم بنظر تثلیث ناظر ہیں طالع و صاحب طالع دونوں
 اقضاء دوستی رکھتے ہیں سو م اگر طالع ایک مولود کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے
 کا جدی یا دلو یا میزان ان دونوں کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان زہرہ و عطارد کے
 دوستی جانبین کی ترغابہ مولود طالع ثور کو ساتھ مولود طالع جدی کے کہ دونوں
 برج متعلقہ ثانی سے ہیں اور یا ہم بنظر تثلیث ناظر اور مولود طالع میزان کو ساتھ مولود
 طالع دلو کے کہ دونوں برج متعلقہ بادی سے ہیں پس طالع و صاحب طالع دونوں قضا
 دوستی رکھتے ہیں چہاں اگر طالع ایک شخص کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا قوس یا جوت
 درمیان آگے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان تمس و مشتری کے دوستی جانبین سے
 ہے خاصہ شخص طالع اسد کو ساتھ شخص طالع قوس کے کہ دونوں برج متعلقہ ثانی سے
 ہیں اور بنظر تثلیث ناظر ہیں طالع و صاحب طالع دونوں قضا دوستی رکھتے
 ہیں لیکن برج حوت آبی ہے اور اسد قوس اور یا ہم بنظر ساقط از نظر پس طالع قضا دوستی رکھتا
 ہے اور صاحب طالع قضا دوستی رکھتا ہے اگر طالع ولادت کا ایک برج اسد ہو اور طالع ولادت
 دوسرے کا سرطان آگے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان شمس و قمر کو دوستی جانبین کی ہے

لیکن سائنسی ہو اور سرطان باہمی پس طالع اقتضائے دشمنی کرتا ہے اور صاحب طالع
 اقتضائے دوستی ششم اگر طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا جدی یا دلو
 درمیان ان کے دشمنی ہوگی کیونکہ درمیان شمس زحل کے دشمنی جابین کی ہو اور مثلثات
 میں بھی کوئی مشاکلہ نہیں ہو سچ اسد تہی ہے اور جدی خاکی اور دلو بادی اور اسد
 کو ساتھ جدی کے سقوط نظر ہے اور ساتھ دلو کے نظر مقابلہ کو مقابلہ دلیل مستام
 دشمنی کی ہے پس طالع دونوں اقتضائے دشمنی رکھتے ہیں، ہفتم اگر
 طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا ثور یا میزان درمیان ان کے دشمنی ہوگی
 کیونکہ شمس زہرہ میں دشمنی جابین کی ہو اور مثلثات میں بھی کوئی مشاکلہ نہیں ہے اسد
 تہی ہے اور ثور خاکی اور میزان بادی اور اسد کو ساتھ ثور کے نظر ترجیح ہے پس
 طالع و صاحب طالع دونوں اقتضائے دشمنی رکھتے ہیں لیکن اسد کو ساتھ میزان
 کے نظر تسدیس ہے کہ دلیل نیم دوستی کی ہے تو بیان پر طالع مقتضائے دوستی ہے
 اور صاحب طالع مقتضائے دشمنی، ششم اگر طالع ایک کا جوزا یا سنبلہ ہو اور طالع
 دوسرے کا سرطان پس مولود طالع جوزا و سنبلہ کا دوست ہوگا مولود طالع سرطان کا
 مولود طالع سرطان کا دشمن ہوگا مولود طالع جوزا و سنبلہ کا کیونکہ عطارد و دھن کے قمر کا
 اور تسد و تمن ہے عطارد کا اور طالع کا بھی اقتضائے دوستی جابین کا نہیں کرتا
 ہے بجز ان کے سنبلہ کو ساتھ سرطان کے نظر تسدیس ہے فقط و قس علیٰ ہذا النواہی
 پس جان ہم دلائل دوستی و دشمنی دونوں مع ہون حکم اعلیٰ پر کرا چاہیے
 فصل سوم در بیان محبت بین الاشیخین از روئے ریاس کے
 پس واضح ہو کہ بروقت دلالت کے جس بیچ میں کہ قمر ہوتا ہی بیچ کے کسی جوت پر
 نام مولود کا رکھا جاتا ہے اسی کو ریاس کہتے ہیں بل چند میں اس امر کا التزام ہو چکا
 کہ اہل اسلام میں یہ مروج نہیں ہے وہ بغیر اس کے دیکھتے ہو چاہتے ہیں نام مولود کا رکھتے ہیں

اسی سبب احکام نوعی مسلمانوں کے حق میں مطابق نہیں پڑتے ہیں اور ہندوؤں کے حق میں مطابق آتے ہیں کیونکہ احکام راس دیکھ کے رکھا گیا ہوتا ہے اور اسکی بہت تاثیر ہوتی ہے پس مسلمانوں میں نام کا حرف اول اگر الف ہے تو اس کا مجاز اسمکے راس کہتے اور اگر حرف اول میم ہے اسکو سنگم راس کہتے ہیں اور احکام اسنے بحساب راس کے بیان کرتے ہیں نام راس انسان کا اگر حقیقتہ ہر تاثیر اسکی پوری ہوگی اور اگر مجاز ہو تو تاثیر کم ہوگی پس نام انسان کا اردو راس کے حقیقتہ یا مجاز ادلائل و وجوہات محبت اسکے کئی طرح ہیں اول اگر دو شخصوں کی ایک راس ہو درمیاں ان دونوں کے محبت ہوگی دوم اگر صاحب راس دو شخصوں کا ایک ہی ستارہ ہو دلیل محبت باہمی کی ہے صومہ درمیاں ہر دو شخصوں کے نظر محبت ہو دلیل محبت باہمی کی ہے چارم درمیاں صاحت ہر دو شخصوں کے اگر نظر تسلیم یا تسدیم و دلیل اتحاد باہمی کی ہو حکم اگر درمیاں صاحب راس دو شخصوں کے دوستی مانیں سے ہو تو دلیل محبت و اتفاق باہمی کے ہے ششم اگر راس دونوں کی یعنی وہ برج کہ جس میں بروقت ولادت کے قمر تھا ایک خلیفہ سے ہون تھی یا مادی یا آبی یا خاکی تو دلیل باہمی کی ہے ہفتم اگر راس معشوق کی گیارہواں خانہ راس عاشق سے پڑو دلیل محبت باہمی کی ہے ہی طرح اگر راس روجہ کی سا تو ان خانہ راس جو ہرے ہرے دلیل اتفاق باہمی کی ہے فائز اس فصل سابق میں وجوہات محبت میں الماثینہ کی اذرو سے راس کے بیان ہوئے ہیں اور راس کا پچانا موقوف ہے معرفت حروف بروج اثنا عشر و منازل قمر پر پس واسطے معرفت اس حروف منازل قمر کے یہ فائدہ لکھا گیا پس واضح ہو کہ جو حروف بروج انی عشر سے منسوب ہیں وہ دو قسم ہیں ایک وہ کہ جو معمول یہ حکم یونان کا ہے

محمد اجل الصاری مؤلف تھ۔ بھجن پوپی انڈیا

دوسرے وہ کہ جو حکماء ہمد کا ہے اور فرق ان دو قسموں میں جسے جیسا کہ
حرف فاطمہ یونانی میں متعلق منزل کلیل سے ہے کہ یہ منزل برج میزان میں ہے اور
زمانہ ہند میں فاکو پاسکتے ہیں ساتھ باے فارسی اور باے تختی کے اور پاسکتے
منزل غلام سے ہے کہ یہ منزل برج قوس میں ہے اور فرق درمیان حکماء یونانی و
حکماء ہمد کے جو وہ اس بنا پر ہے کہ یونانیوں پر اہل ہند ٹھانسیں جو فاکو ٹھانسیں منزل قمر
تقسیم کرتے ہیں اور حروف ابجد میں ہر اک حرف کو ایک منزل سے متعلق کیا ہوا و مثلاً ایک
منزل کی تیرہ وجہیں تقریباً خواہ ایک سوچ میں ہو یا دو و چونکہ اس مسئلے کو ایک سے دل لگی جاتی
ہو تا وہ اس قسم تبدیلی کی تہاں ہوا و پس بعد ول حرفت سے متعلق ابجد بر طبق مناسبت قمری

حل			دور			جہا		
سرطس	عص	ثری	حری	درا	جعد	جعد	ہمد	درا
۱۳	۱۳	۲	۱	۱۲	۲	۱	۱۳	۱۳
ا	ب	ج	ج	د	د	د	و	ز
سطل			اسد			شبل		
نرہ	نرہ	ص	ص	رہ	رہ	رہ	رہ	رہ
۱۳	۱۳	۲	۱	۱۲	۲	۱	۱۳	۱۳
ح	ط	ی	ی	ک	ل	ل	م	ن
مرا			حرب			قوس		
عمر	رما	اکلیل	اکلیل	قوس	قوس	قوس	قوس	قوس
۱۳	۱۳	۲	۱	۱۲	۲	۱	۱۳	۱۳
س	ع	ف	ف	ص	ق	ق	س	ش
حدی			دل			جہا		
زاج	لمع	سعد	سعد	سعد	سعد	سعد	سعد	سعد
۱۳	۱۳	۲	۱	۱۲	۲	۱	۱۳	۱۳
ت	ث	ح	ح	د	ص	ض	ظ	ع

لیکن نزدیک حکماء ہند کو منازل قمر ۱۲ ہیں اور منزل ذاب کو کہ باغیوں میں منزل ہے

برج جدی میں جسکو ہندی میں ابجست کہتے ہیں شمار میں کرتے ہیں اور اسکو مخفی رکھتے ہیں مگر قتل و غفلت اور جنگ و کلاں میں اس مخفی سے کام لیتے ہیں اور احکام جاری کرتے ہیں اور حروف کو اعطائیں منزل پر تقسیم کرتے ہیں اور حروف کو سنسکرت میں اعطایں نہیں ہوتا جس طرح کہ عربی میں ہوتا ہے مثلاً الف عربی میں معنوم و مفتوح و مکسود ساکن ہوتا ہے الف عربی ہر اور ضمہ و فتحہ و کسرہ حرکت اسکی ہے اور زبان سنسکرت میں بھی الف بارہ طرح سے لکھا جاتا ہے اور بارہ طرح سے پڑھا جاتا ہے اور صورت تحریر ہر طرح کی جدا گانہ ہوتی ہے مثلاً الف پہلے بفتح پڑھا دوسرے باضلاع فتحہ تیسرے بکسرہ چوتھے باشیاع کسرہ پانچویں بضم ششہ اشباع غمہ ساتویں بکسرہ مہول دہشباع آٹھویں بفتحہ دہشباع ساکن نوین بضم ہجول دہشباع دسویں بفتحہ دوا دساکن گیارہویں بضم ہجول و نوں غمہ بارہویں بفتحہ دہشباع ساکن اسی طرح ہر حرف کو بارہ بارہ طرح سے پڑھتے ہیں اور ان بارہ طرحوں میں سے ہر واحد ایک حرف خاص ہے اور صورت تحریر بعض حروف کی آخر رسالہ زبدۃ النجوم میں تحریر ہو چکی اور سوائے انکے اور بھی بعض حروف خاص اسی زبان کے ہیں یہی بناء اختلاف ہے در میان یونانیوں اور اہل ہند کے اور یہ بھی ہے کہ حرف ز کو ج کہتے ہیں زنبکہ جنیب بولتے ہیں اور بجائے قاف کے کاف استعمال کرتے ہیں قاسم کو کاسم کہتے ہیں اور بجائے ج کے کہ ہاے مخفی بولتے ہیں خدیجہ کو کھدیجہ کہتے ہیں اور بجائے ف کے پھ استعمال کرتے ہیں فاطمہ کو پھاطمہ کہتے ہیں اور بجائے ع کے الف استعمال کرتے ہیں قلی کو الی کہتے ہیں اور حکماے ہند وقت ولادت طفل انہیں حروف پر اس لڑکے کا نام رکھتے ہیں اور قاعہ و نام رکھنے کا یہ ہے کہ ہر وقت ولادت کے دیکھتے ہیں کہ قمر کس چوں پر کس بخت کی ہے اور کس چوں کا جو حرف ہوتا ہے اسی حرف پر نام رکھتے ہیں

اور منزل کو ان کے یہاں پختہ کرتے ہیں اور ہر گزرتی چار چوبیس ہوتے ہیں اور ہر چن کا ایک ایک حرف ہوتا ہے جدول یہی ہے

برک			میک		
استدنی	مستری	کرعنا	سرخا	روچی	مرعنا
۴ چن	۴ چن	۱ چن	۳ چن	۴ چن	۲ چن
پرچہ چلا	لی و سکو	۲	ان اداس	ادانی و	سے و
مستن			کرک		
مرعنا	آدرا	پدرش	پدرش	کبشہ	ہلیکا
۱ چن	۳ چن	۳ چن	۱ چن	۳ چن	۳ چن
کالی	کول لکھا	کی کو با	ہی	ہوی بوڈا	ڈی ڈوڈو
سنگ			کشیہ		
کشاہ	پور پانگلی	اوترا پانگلی	اوترا پانگلی	ہش	ہشدا
۳ چن	۴ چن	۱ چن	۳ چن	۳ چن	۲ چن
مائی سوے	رمانی نو	سے	ٹوپا پی	پوکھا اداں ٹھا	سے پ
سلا			برصیک		
ہشدا	ہشدا	شاکہ	شاکہ	ارادھا	ہشدا
۲ چن	۳ چن	۳ چن	۱ چن	۳ چن	۳ چن
واری	دورے دوتا	نی توے	تو	مانی وے	ویا بی پ
دھن			مکر		
نول	پدر باکھاڑ	اوترا کھاڑ	اوترا کھاڑ	شدن	دہشدا
۳ چن	۳ چن	۱ چن	۳ چن	۴ چن	۲ چن
ی و بیلے	پور پانگلی	سے	موا بے	کی کوٹے کو	لال
	کبیر			مین	

یہ جدول ہر گزرتی چار چوبیس ہوتے ہیں اور ہر چن کا ایک ایک حرف ہوتا ہے جدول یہی ہے

دہشتنا	سنگ بکھا	پورا تھادہ	پورا تھادہ	ادوا پتھادہ	موتی
۲ چم	۴ چم	۳ چم	۱ چم	۴ چم	۴ چم
گہنے	گھاسی سو	سے سودا	دہی	دو تھامایاں	دی دو چامی

جدول مطابق منازل یونانیان یا پختہ رہاے ہندیوں کے یہ ہے

نرخش	طیش	قزیا	دیراں	مقشہ	ہمیشہ	دراغ	سقدہ	رد
اسوی	سری	کرتکا	مدھی	مرگرا	آردرا	پورس	یکہ	افلیکا
مستہ	رجرو	مرد	عوا	ساک	عرا	رانا	انگلی	کلت
گھا	پہاچاگلی	اوریاچاگلی	ہست	چما	سواقی	ساگھا	ارادما	میشنا
مقدور	مشایم	بلدہ	دراغ	لکھہ	سقدہ	اچہ	مقشہ	موتی رہا
مول	پہا کھاڑ	اور کھاڑ	بھست	مردن	دہشنا	ست کھا	پورا تھادہ	موتی رہا

کہ بیان عداوت میں شخصین کے پس واضح ہو کہ عداوت بھی دو طرح سے ہوتی ہے ایک تو بسبب غلیات و تعویذات وغیرہ کے ہو جاتی ہے دوسرے بسبب طالع ولادت و طالع سال اُن دونوں کے ہوتی ہے تو بحسب قلت و کثرت دلائل کے کئی رشتی عداوت کے ماہی رہتی ہے اور تعویذات عداوت و فرقت بہ نسبت تعویذات محبت و الفت کی بلند تاثیر کرتے ہیں کیونکہ شیاطین اس امر میں معین رہتے ہیں اس لئے کہ طبیعت انکی ایسے امور کے طرف مائل اور راغب رہتی ہے اور چونکہ یہ رسالہ بیان میں محبت میں شخصین کے لکھا گیا اور مقصد دوم میں وجوہات خلقی محبت کے تحریر ہوئی تاہم انہیں وجوہات کے برعکس جو دلائل ہیں وہی دلائل خلقی عداوت کے ہیں پس انہیں دلائل عداوت میں سے بعضے وجوہات، اس لئے مزید بصیرت کے بیان پر لکھے جاتے ہیں وجہ اول جن دو شخصوں کے زائچہ ولادت میں

نیز یہ ماننا ہے کہ ہر ایک دوسرے کے ہنسے ہونے تو ان دونوں میں عداوت
 ہوگی وجہ دوم موضع شمس ایک کاساتو موضع قمر دوسرے کے اگر عداوت ماحر
 ہو دلیل ہے کہ درمیان ان دونوں کے بضرورت عداوت وجہ سوم
 اگر شمس یا قمر ایک مولود کا باطر مقابلہ یا تریح دوسرے مولود کے ہنسے تو دلیل بھی
 کی ہو وجہ چہارم اتحاد الا شمار میں ہے کہ اگر طالع ایک مولود کا بار حوان قابہ ہنسے
 دوسرے مولود کے طالع سے وہ دونوں باہم دشمن ہونگے وجہ پنجم اگر طالع دو شخصوں کا
 یکدیگر بضر عداوت ماحر ہو دلیل عداوت باہمی کی ہے وجہ ششم اگر صاحبان
 دو شخصوں کا تین دشمن ہوں دلیل دشمنی کی یہ ہے وجہ ہفتم اشعار الاتمار میں ہے
 اگر اگر دو شخصوں میں سے ایک کے طالع میں کوکب کسی موضع میں پڑا ہو اور دوسرے
 کے طالع میں کوکب سدا اسی موضع میں ہنسے وہ دشمن ہو گا دوسرے شخص کا اور اس کا
 سرت دمی ہو گیا ہے گا ہی طالع اگر دو مولود میں کوکب کسی ایک ہی موضع میں پڑا ہو
 درمیان ان دونوں کے عداوت ہوگی اور ایک دوسرے کو ضرر پہونچائے اور مضرت
 عکس طبیعت اس شخص کے ہو چکی ہیں اگر وہ نفس جل جو کہ کبر و حدیث و حیا و نکایت
 ضرر پہونچائے گا اور اگر وہ نفس مرتفع ہو تو ضرر قتل و صلب و تسلط و ضرر ہو چکا ہے اگر وہ
 نفس طالع میں ہو تو دونوں کو ضرر ایک دوسرے کے نفس سے یہ ہے گا اور اگر وہ
 نفس خانہ دوم خانہ مال میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب مال و معاش کے ہو اور اگر وہ
 نفس خانہ سوم میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب علم و نقل و زیادت فیہ کے ہو اور اگر وہ نفس
 چہارم میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب عمارت و دراء و بلوغ و زمین کے ہو اور اگر وہ نفس خانہ
 میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب غلہ و غل و سلطان کے و علی ہذا القیاس جس خانہ میں
 وہ نفس ہو سبب مضرات اس خانہ کے ایک دوسرے کو ضرر پہونچائیں گے
 اور اگر وہ دونوں کے مولود میں سعد و نفس ایک موضع میں ہوں ہیں تین حال سے خالی

اگر صاحبان دو شخصوں کا تین دشمن ہوں دلیل دشمنی کی یہ ہے وجہ ہفتم اشعار الاتمار میں ہے
 اگر اگر دو شخصوں میں سے ایک کے طالع میں کوکب کسی موضع میں پڑا ہو اور دوسرے
 کے طالع میں کوکب سدا اسی موضع میں ہنسے وہ دشمن ہو گا دوسرے شخص کا اور اس کا
 سرت دمی ہو گیا ہے گا ہی طالع اگر دو مولود میں کوکب کسی ایک ہی موضع میں پڑا ہو
 درمیان ان دونوں کے عداوت ہوگی اور ایک دوسرے کو ضرر پہونچائے اور مضرت
 عکس طبیعت اس شخص کے ہو چکی ہیں اگر وہ نفس جل جو کہ کبر و حدیث و حیا و نکایت
 ضرر پہونچائے گا اور اگر وہ نفس مرتفع ہو تو ضرر قتل و صلب و تسلط و ضرر ہو چکا ہے اگر وہ
 نفس طالع میں ہو تو دونوں کو ضرر ایک دوسرے کے نفس سے یہ ہے گا اور اگر وہ
 نفس خانہ دوم خانہ مال میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب مال و معاش کے ہو اور اگر وہ
 نفس خانہ سوم میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب علم و نقل و زیادت فیہ کے ہو اور اگر وہ نفس
 چہارم میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب عمارت و دراء و بلوغ و زمین کے ہو اور اگر وہ نفس خانہ
 میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب غلہ و غل و سلطان کے و علی ہذا القیاس جس خانہ میں
 وہ نفس ہو سبب مضرات اس خانہ کے ایک دوسرے کو ضرر پہونچائیں گے
 اور اگر وہ دونوں کے مولود میں سعد و نفس ایک موضع میں ہوں ہیں تین حال سے خالی

غیر اس عیاد و خون نہ ہون گے! اور خون نہ ہون گے یا ایک انہیں سے ضعیف ہوگا اور ایک قوی پس اگر دونوں قوی ہوں کل اسکے کہ دونوں کے زائچہ میں برج قوس میں مشتری و زحل ہو کہ قوس خانہ مشتری و اوج زحل ہے اور باہم دیگر نفع پہنچائیں گے اور ضرر بھی تو نفع و ضرر بحسب طبیعت کوکب ہوگا اور باعث و سبب اسکا منوبات اور خانہ اور اگر دونوں ضعیف ہوں مثل اسکے کہ دونوں کے زائچہ میں برج حمل میں زہرہ و زحل ہو کہ حمل خانہ ہبوط و حمل و وبال زہرہ ہے اور کوئی دلیل دیگر نفع و نقصان کی نہ ہو تو نفع و ضرر قلیل باہم دیگر پہنچائیں گے اور اگر سعد ضعیف ہو اور نحس قوی مثل اسکے کہ برج عقرب میں مریخ و زہرہ ہو کہ عقرب خانہ مریخ و وبال زہرہ ہے تو باہم دیگر ضرر زیادہ پہنچائیں گے اور نفع کم اور اگر سعد قوی ہو اور نحس قوی مثل اسکے کہ برج ثور میں زہرہ و مریخ ہو کہ ثور خانہ زہرہ ہے و وبال مریخ تو باہم دیگر ضرر کم پہنچائیں گے اور نفع زیادہ اور اگر دلائل دشمنی و ضرر زائچہ میں بہت ہوں و رحمت و نفع کے کوئی دلیل نہ ہو تو باہم دیگر جان و مال کے دشمن ہوں گے اور ایک دوسرے کا خونخوار ہوگا اور اگر دلائل دوستی و محبت زائچہ میں بہت ہوں و عداوت و ضرر کی کوئی دلیل نہ ہو تو ان دونوں میں باہم دیگر دوستی و محبت بدرجہ کمال ہوگی اور ایک دوسرے کو جان و مال سے نفع پہنچائیں گے اور مانند یک جان و دو قالب کے رہیں گے اور انکی محبت کا خانہ بائیں ہوگا و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اگر بگویند که ساله اشقتا طیس القلوب چو تنی مرده بجهت صفائی تمام است و ساله
جبری چه کار تا جد گویا ادعای نالیت آنکه آنقدر که بگوئی صاحب بغیر جانست و تا قلم که قطع
نفرمایم چه در دست مظلومین باز سال قلمت در میان ما این سدا هم می شنیدند تا جگه شرک کنی

محمد اجمل انصاری منو ناتھ صاحب پوری انڈیا